اسلامیات

باب اول　قرآن مجید

حفظ قرآن

سورۃ التکاثر

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ
لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

سورۃ العدیت

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝١ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝٢ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝٣
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝٥ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١

سورۃ الھمزۃ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ
اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا
الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

حفظ و ترجمہ

سورۃ الم نشرح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِيْٓ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧ وَاِلٰى
رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

(اے محمد ﷺ) کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ ہاں (ہاں) مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔ تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ
اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ زندہ ہمیشہ رہنے والا۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پہ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے۔ ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اسی قدر معلوم کرا دیتا ہے) اس کی بادشاہی (اور علم) آسمان اور زمین سب پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں۔ وہ بڑا عالی رتبہ (اور) جلیل القدر ہے۔

باب دوئم

ایمانیات و عبادات

عقیدہ آخرت اور تعمیر سیرت میں اس کا کردار

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i: عقیدہ آخرت سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: عقیدہ آخرت:

عقیدہ سے مراد وہ پختہ نظریہ اور یقین ہے جس کو کوئی شخص

اپنے دل و دماغ سے راسخ کر کے مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہے اور آخرت اس عارضی زندگی کے بعد آنے والی زندگی ہے۔

انسان اس بات کا پورا یقین رکھے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی آنے والی ہے جس کا آغاز ہر انسان کی موت کے بعد ہوتا ہے۔

ii: ''جزا و سزا کا تصور انسانی عقل کے مطابق ہے'' قرآنی دلائل کی روشنی میں تشریح کریں۔

جواب: دنیا میں اچھے اور برے ہر طرح کے انسان پائے جاتے ہیں۔ انسانی عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اچھے انسانوں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ ملے اور برے انسان اپنے برے اعمال کا برا انجام دیکھیں۔ اس کا فیصلہ مطلق العنان ہستی کرے گی جس کے پاس اس کی اتھارٹی ہے اور جس کے پاس اس کا صحیح علم ہو۔ ارشاد ربانی ہے۔

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۱۵﴾

(سورۃ المومنون: آیت نمبر 115)

ترجمہ: (اے لوگو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو بے کار پیدا کیا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کو ایک خاص مقصد کے لیے تخلیق کیا ہے اور یہ سب کا سب انسان کے لیے مسخر کر دیا۔ انسان کو نیکی اور بدی کی دونوں راہیں دکھا دیں اور اسے اختیار دے دیا کہ وہ جس راہ کو چاہے اپنا لے لیکن یاد رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ یوم جزاء (آخرت) کا مالک ہے اور اس دن وہ ہر انسان کو اس کے نیک اعمال پر انعام دے گا یعنی جنت میں داخل کرے گا اور برے اعمال پر سزا دے گا یعنی دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ زندگی کبھی ختم نہ ہوگی۔

iii: تعمیر سیرت میں عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تفصیل سے لکھیں۔

جواب: **تعمیر سیرت میں عقیدہ آخرت کا کردار:**

عقیدہ آخرت کا یقین انسانی کردار میں نکھار پیدا کرتا ہے انسان کو ہر لمحہ ہر لحظہ ایک ایک عمل کی جزا و سزا کا احساس ہوتا ہے۔ یہ احساس انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہترین اثرات ڈالتا ہے۔ اس سے انسان میں احساس ذمہ داری، نیکی اور بدی کی تمیز، عبادت کا ذوق پیدا ہوتا ہے اور سیرت و کردار میں نکھار آتا ہے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

i: عقیدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدہ سے مراد وہ پختہ نظریہ اور یقین ہے جس کو کوئی شخص اپنے دل و دماغ میں راسخ کر کے مضبوطی کے ساتھ اس پر قائم رہے۔

ii: دو دفعہ مرنے اور دو دفعہ جینے کا تذکرہ سورۃ البقرہ کی کس آیت کریمہ میں ہے۔ ترجمہ لکھیں۔

جواب: قرآن کریم میں موت و حیات کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی ہے۔

''کیسے تم اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہو حالانکہ پہلے تم مردہ تھے پھر تم کو اس نے زندہ کیا (انسان بنا کر پیدا کیا) پھر تم کو مارے گا پھر تم کو زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے''۔

iii: زمین پر بسنے والے طاقت ور نافرمان لوگوں کا انجام ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

جواب: زمین پر بسنے والے طاقت ور و نافرمان لوگوں کا انجام ہمیں بتاتا ہے کہ آخرت کی ایک زندگی ہے روز قیامت حساب کتاب ہوگا اچھے اور نیک اعمال والوں کو جنت دے دی جائے گی اور بداعمال لوگوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

iv: یوم جزا سے مراد کون سا دن ہے؟

جواب: یوم جزا سے مراد قیامت کا دن ہے جب ہمارے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔

v: صور پھونکنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: صور پھونکنے سے مراد ہے کہ قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک آواز نکالیں گے جس سے تمام مخلوقات موت سے ہمکنار ہو جائیں گی اور دوسری آواز پر تمام مخلوقات دوبارہ زندہ ہو جائے گی۔

سوال 3: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- آخرت کی زندگی ہے۔

(ا) عارضی (ب) ازلی
(ج) فانی (د) ابدی ✓

ii- قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا۔

(ا) ایک مرتبہ (ب) چار مرتبہ
(ج) تین مرتبہ (د) دو مرتبہ ✓

iii- انسان کی پیدائش کا مقصد کرنا ہے۔

Scanned with CamScanner

(ا) غور و فکر (ب) جستجو

✓ (ج) عبادت (د) انصاف

iv- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے۔

(ا) نیکی کا (ب) بدی کا

(ج) زندہ رہنے کا (د) نیکی اور بدی کا ✓

v- دنیا میں موجود رکاوٹیں عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے نیک اعمال سے کرتی ہیں۔

(ا) پرامید (ب) ناامید

(ج) دور (د) نزدیک ✓

سوال 4: کالم ملائیے اور جملے درست کریں۔

جواب:

کالم الف	کالم ب	کالم ج درست
ا۔ کیا یہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے	تمام مخلوقات زندہ کی جائیں گی	ج
ب۔ پہلی دفعہ صور پھونکے جانے پر	عالم الغیب اور مطلق العنان ہستی کرے گی	د
ج۔ دوسری دفعہ صور پھونکے جانے پر	مواخذہ ہونا ضروری ہے	ر
د۔ جزاوسزا کا فیصلہ	کہ ان سے پہلوں کا انجام کیسا ہوا	ا
ر۔ انسانوں کے تمام اعمال کا آخر میں	تمام مخلوقات موت سے ہمکنار ہو جائیں گی	ب
س۔ عقیدہ آخرت	خالق کائنات کی ناراضی کا سبب ہے	
	مسلمان کو ذمہ دار بناتا ہے۔	س

سوال 5: درست الفاظ سے خالی جگہیں پر کریں۔

1- عقیدہ سے مراد __یقین__ ہے۔

2- انسان کی تخلیق __بے مقصد__ نہیں ہے۔

3- احساس ذمہ داری پیدا کرنے میں عقیدہ __آخرت__ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

4- وقوع قیامت کے وقت __صور__ پھونکا جائے گا۔

5- ایمان اور اعمال صالحہ کی کثرت والا انسان __جنت__ میں جائے گا۔

روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i: شرعی اصلاح میں "صوم" سے کیا مراد ہے؟ نیز قرآن مجید کی روشنی میں روزہ کی فرضیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: صوم:

صوم کے لغوی معنی ہیں رکے رہنا لیکن شریعت میں عبادت کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے رکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔ روزے کی فرضیت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(سورۃ البقرۃ:183)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ دیا کہ بڑی عظمت اور بڑی برکت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔

ii: روزہ کی فرضیت احادیث نبویہ کی روشنی میں لکھیں۔

جواب:

روزہ کی فرضیت کے بارے میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے مہینے کی آخری تاریخ کو ایک خطبہ دیا جس پر آپ نے ارشاد فرمایا "اے لوگو! ایک بڑی عظمت اور بڑی برکت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے" اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ میں روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر ابر آلود ہو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

iii: روزہ کے ہمہ گیر انفرادی اور اجتماعی اثرات قلمبند کریں۔

جواب: روزہ دار شخص گناہوں، نفس اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے اور اخلاق رذیلہ مثلاً غیبت، بدنظری، بہتان، چغلی، جھوٹ، بے ایمانی اور وعدہ خلافی وغیرہ سے بچنے کی بھرپور کوشش

Scanned with CamScanner

کرتا ہے۔ روزہ سے انسانی نفس کی تہذیب ہوتی ہے۔

روزہ رکھنے سے اجتماعی نیکی، رواداری اور محبت کی سوچ پیدا ہوتی ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے خیر خواہ بن جاتے ہیں۔

روزہ رکھ کر ایک مسلمان نہ صرف روحانی طور پر اپنے نفس کو پاک صاف کرتا ہے بلکہ بہت سی جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

سوال 2: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: ایمان اور احتساب سے رکھے گئے روزہ کی کیا جزا ہے؟

جواب:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت کو تقویٰ کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ رمضان کے مہینے میں ہر عمل کا ثواب دس گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے روزے کی اہمیت و فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ شہوت کو توڑنے اور کم کرنے کا بہترین علاج ہے روزے کی بدولت انسان اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پا لیتا ہے۔

ii: لغت میں ''صوم'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: لغت میں صوم کسی چیز سے رکنے اور چھوڑ دینے کو کہتے ہیں۔

iii: روزہ کس طرح بیماریوں سے بچنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: روزوں میں انسان اعتدال سے کھاتا پیتا ہے۔ اس سے معدے کو آرام ملتا ہے۔ نظام انہضام درست ہو جاتا ہے جس سے بیماریاں دور رہتی ہیں۔

iv: کون سی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور کیوں؟

جواب: رمضان کے مہینے میں ایک رات آتی ہے جس میں کی ہوئی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور اس رات کو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

v: رمضان المبارک کے تین عشروں کے نام بتائیں۔

جواب: رمضان شریف کے پہلے عشرے کو رحمت، دوسرے کو مغفرت اور تیسرے کو جہنم سے نجات دلانے والا کہتے ہیں۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

i- اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔

ii- قرآن مجید کا نزول رمضان کے مقدس مہینے میں ہوا۔

iii- جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، جس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔

iv- روزہ دار کو ایک خوشی افطار کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

v- روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- روزے کو عربی میں کہتے ہیں۔
✓ (ا) صوم (ب) صلوٰۃ
(ج) زکوٰۃ (د) سبیل

ii- روزے کا بنیادی مقصد ہے۔
(ا) صدق (ب) عدل
✓ (ج) تقویٰ (د) تزکیہ

iii- رمضان میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔
(ا) انسانوں کو (ب) جانوروں کو
(ج) جنوں کو (د) شیاطین کو ✓

iv- لیلۃ القدر بہتر رات ہے۔
(ا) ایک مہینے سے (ب) سو مہینے سے
(ج) پانچ سو مہینے سے
✓ (د) ایک ہزار مہینے سے

v- رمضان کا پہلا عشرہ کہلاتا ہے۔
✓ (ا) رحمت (ب) مغفرت
(ج) فرصت (د) نجات

(ج) حج اور اس کی عالمگیریت

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے مفصل جواب دیں:

i: حج کی اہمیت اور فرضیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معانی ''ارادہ کرنا'' اور ''قصد کرنا'' ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں 8 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ کے مقررہ دنوں میں عبادت کی نیت سے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کی زیارت اور شعائر اللہ کو ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حج کی فرضیت:

حج کی اہم عبادت ہر عاقل، بالغ اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔ حج کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

(سورۃ آل عمران:97)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ جو بھی بیت اللہ شریف تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ حج کرے۔

یعنی حج فرض ہونے کے لیے ''استطاعت'' کا ہونا شرط ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے کے اخراجات پورے کر سکتا ہو اور پیچھے گھر والوں کے لیے بھی خرچ چھوڑ سکتا ہو۔ وہ صحت مند اور آزاد ہو اور اس کا راستہ بھی پرامن ہو۔ استطاعت رکھتے ہوئے بھی حج ادا نہ کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے جیسا قرار دیا ہے۔

حج کی فرضیت پر رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔''

''حج مبرور کرنے والے کی جزا جنت ہے''۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

''جس نے حج اس طرح ادا کیا کہ جس میں گناہ اور برائیوں سے بچا رہا وہ ایسے پاک وصاف ہو کر واپس لوٹے گا جیسے وہ پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک پیدا ہوا تھا۔''

ii: **مناسک حج کون کون سے ہیں؟**

جواب: مناسک حج کا مطلب ہے حج کے طریقے۔ ایسا شخص جس پر حج فرض ہوا سے چاہیے کہ وہ حج کی نیت کرے اور میقات سے احرام باندھے۔ آٹھ ذوالحج کو منیٰ پہنچے اور نو ذوالحجہ کو عرفات جائے۔ وقوف عرفات فرض ہے اسی دن شام کو وقت مقررہ پر وہاں سے مزدلفہ پہنچے۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی جائے۔ وہاں سے شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے لیے کنکریاں اکٹھی کی جائیں۔ نماز فجر کے بعد واپس منیٰ آئے شیطان کو کنکریاں مارے قربانی کرے۔ سر منڈوائے اور زیارت کعبہ کے لیے مکہ مکرمہ آئے۔ طواف اور سعی کرے پھر واپس منی آئے دس اور گیارہ ذوالحجہ کو شیطان کو کنکریاں مار کر اپنے گھر آجائے۔

iii: **حج کی عالمگیریت کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔**

جواب: حج کی عالمگیریت:

حج کی عبادت دین اور دنیا کی جامع عبارت ہے۔ ملت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے افراد جو مختلف ملکوں اور خطوں سے آتے ہیں۔ ان کی زبانیں، لباس اور تمدن مختلف ہوتے ہیں لیکن سب اسلام کے باعث متحد ہو جاتے ہیں اور اکٹھے ایک ہی جگہ ایک ہی طریقہ سے ایک جیسے کلمات اور شعائر ادا کرتے ہوئے عالمگیر اسلامی مرکزیت قائم کرتے ہیں۔

مساوات: تمام حجاج کرام ایک ہی طرح احرام میں ملبوس ہوتے ہیں۔ رنگ نسل اور ملک کی تخصیص مٹ جاتی ہے، کوئی امیر یا غریب نہیں ہوتا۔

عربی زبان سے واقفیت:

حج کے دوران مختلف ذکر، اذکار اور سعودی عرب میں چند دنوں قیام کی صورت میں سب مسلمانوں کو اپنی دینی زبان عربی کو بولنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس طرح عربی زبان امت کے اتحاد کا سبب بنتی ہے۔

اخوت اسلامی کی عملی تربیت:

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ حج کے دوران مختلف ملکوں، زبانوں اور لباسوں کے پہننے والے لوگ ایک جگہ پر اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت، رواداری اور عفو و درگزر کرتے ہیں۔ اس طرح آپس میں اخوت کے جذبات مضبوط ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی تربیت ہوتی ہے۔

بین الاقوامی تجارت:

حج کے موقع پر دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان مکہ مکرمہ میں جمع ہو جاتے ہیں ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بین الاقوامی تجارت حرکت میں آتی ہے اور مسلمانوں کی معیشت پھیلتی پھولتی ہے۔

اسلامی تنظیموں کی ملاقات:

حج عالمی اسلامی تنظیموں کو آپس میں مل بیٹھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

شہر مکہ کی عظمت کا احساس:

حج کے موقع پر دنیا بھر سے میڈیا مکہ مکرمہ حاجیوں اور حج کے انتظامات کی کوریج کرتا ہے جس سے مکہ مکرمہ کی شان و شوکت اور اس کی عظمت کا احساس ہوتا ہے۔

سوال 2: **درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔**

i: **حج کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟**

جواب: حج کا معنی: حج کے معنی ارادہ کرنا اور قصد کرنا ہے۔

حج کا مفہوم:

شریعت کی اصطلاح میں 8 ذوالحجہ سے 13 ذوالحجہ کے مقررہ دنوں میں عبادت کی نیت سے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کی زیارت اور شعائر اللہ کو ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔

ii: حج کس طرح ایک جامع عبادت ہے؟

جواب: حج میں تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں یکجا ہو جاتی ہیں مثلاً نماز ذکر الٰہی کی صورت میں، زکوٰۃ مالی قربانی کی صورت میں، روزہ نفسانی خواہشات سے دور رہنے کی صورت میں اور جہاد تزکیہ نفس کی صورت میں۔

iii: استطاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حج پر جانے، آنے اور قیام کے دوران اٹھنے والے خرچ کی طاقت ہونا بعد میں اہل خانہ کے اخراجات چھوڑے جانے کی طاقت کو استطاعت کہتے ہیں مزید یہ کہ وہ صحت مند ہو۔

iv: قدرت رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب: جو شخص حج ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اس حج نہ کرنے والے کو رسول اللہ ﷺ نے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے جیسا قرار دیا ہے۔

v: حج کرنے والا گناہوں سے کس طرح پاک ہو جاتا ہے؟

جواب: حج کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

vi: حج کے فرائض لکھیں۔

جواب: احرام باندھنا، نیت کرنا، وقوف عرفہ اور طواف زیارت حج کے فرائض ہیں۔

سوال 3: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- حج اسلام کا رکن ہے۔

(ا) دوسرا (ب) تیسرا
(ج) چوتھا (د) پانچواں ✓

ii- حج .... میں فرض ہوا۔

(ا) 8 ہجری (ب) 9 ہجری ✓
(ج) 10 ہجری (د) 7 ہجری

iii- رسول اللہ ﷺ نے حج کے بعد افضل عمل قرار دیا۔

(ا) نماز اور جہاد (ب) ایمان اور جہاد ✓
(ج) روزہ اور جہاد (د) توحید اور جہاد

iv- صفا و مروہ کے درمیان کی جاتی ہے۔

(ا) طواف وداع (ب) سر منڈانا
(ج) طواف زیارت (د) سعی ✓

v- حج کے لیے جانے والا احرام باندھتا ہے۔

(ا) گھر سے (ب) میقات سے ✓
(ج) مکہ مکرمہ میں (د) میقات کے بعد

سوال 4: خالی جگہ پر کریں۔

i- حج کی عبادت ہر عاقل <u>بالغ</u> اور صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

ii- حاجی راستے کے اخراجات پورے کرسکتا ہو اور پیچھے <u>اہل خانہ</u> کے لیے بھی خرچ چھوڑ سکتا ہو۔

iii- حج <u>ادا</u> کرنے والے کی جزاء جنت ہے۔

iv- حج کے ایام میں 9 ذوالحجہ <u>عرفہ کے دن</u> کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

v- حج کی عبادت دراصل <u>توبہ اور زندگی</u> کا پھل لاتی ہے۔

vi- حج میں تمام قولی، فعلی اور <u>بدنی</u> عبادتیں یکجا ہو جاتی ہیں۔

vii- حج کی عبادت کے دوران مسلمانوں کو اپنی دینی زبان <u>عربی</u> کو بولنے اور سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔

باب سوم

سیرت طیبہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سوال 1: مندرجہ ذیل کے مفصل جواب دیں۔

i: نبی کریم ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: خلق عظیم سے مراد اچھی اور بلند عادات اور پسندیدہ افعال ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کی ذات تمام کمالات کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بلند کردار کی تعریف میں فرمایا:

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم. (القلم)

ترجمہ: بے شک آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا خلق قرآن تھا یعنی اللہ تعالیٰ کے جن مکارم اخلاق اور اوصاف حمیدہ کو اپنانے کا حکم قرآن پاک میں دیا وہ سب رسول اللہ ﷺ میں موجود ہیں۔

ii: نبی کریم ﷺ کی ازواج نے آپ ﷺ کے اخلاق کے

Scanned with CamScanner

بارے میں کیا فرمایا ہے۔

جواب: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا۔

iii: نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں آج کے مسلمان کو کس طرح زندگی گزارنی چاہیے۔

جواب: نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں ہمیں راست باز، حق گو، دوسروں کے لیے رحمت و شفقت، عفو و درگزر کا پیکر ہونا چاہیے۔ مساوات و تقویٰ کو اپنا شعار بنایا جائے۔ اخلاق پسندیدہ پر ستقامت کی جائے۔ کسی کو اچھا مسلمان بنانے اور اس پر تنقید کرنے کی بجائے اپنے آپ کو سنوارا جائے۔ اور ایسے اعمال کیے جائیں جو لوگوں میں پسندیدہ ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی انہیں پسند فرمائے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: خلق عظیم کا معنی و مفہوم بتائیں۔

جواب: عمدہ افعال اور پسندیدہ خصائل کو بآسانی رغبت اور بے تکلفی سے ادا کرنے کو خلق کہتے ہیں۔ عظیم سے مراد بہت بڑا اور بلند ہے۔ چنانچہ خلق عظیم سے مراد اچھی اور بلند عادات اور پسندیدہ افعال ہیں۔

ii: نبی اکرم ﷺ کو آداب سکھانے والی ذات کون ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ کو آداب سکھانے والی ہستی اللہ تعالیٰ ہے جس نے انہیں مکارم اخلاق کے بلند درجوں پر متمکن کیا اور تمام مخلوق کے لیے ہدایت و رشد کا سرچشمہ بنایا۔

iii: کیا نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند فرماتے تھے؟ کوئی سی تین مثالیں دیں۔

جواب: نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے سی لیتے اور ان میں پیوند لگا لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دے لیتے، دودھ دوھ لیتے، بازار سے سودا خرید لاتے، اپنا جوتا مرمت کر لیتے، جانوروں کو چارہ دے لیتے اور غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھ لیتے۔

مثالیں:

1- ایک دفعہ آپ ﷺ نے سیدنا خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو ایک غزوہ میں بھیجا۔ آپ ﷺ ہر روز ان کے گھر جاتے اور دودھ دوہ دیا کرتے۔

2- ایک دفعہ آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ ایک جنگل میں تھے۔ کھانا پکانے کا وقت آیا۔ ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لے لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں لکڑیاں اکٹھی کر کے لاؤں گا۔

3- ایک بڑھیا آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینکتی تھی۔ جب وہ بیمار ہوئی تو حضور ﷺ اس کے گھر کا کام کاج کرتے اور اس کو دوائی دیتے۔

iv: نبی کریم ﷺ کی زندگی سے شرم و حیا کی کوئی مثال دیں۔

جواب: حضور ﷺ شرم و حیا کے پیکر تھے۔ عرب رفع حاجت کے وقت پردہ نہ کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حرکت کو ناپسند فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لیے آبادی سے بہت دور نکل جاتے تھے۔

v: غیر ضروری عمارت کی تعمیر کے متعلق آپ ﷺ نے کیا فرمایا۔

جواب: ایک دفعہ ایک انصاری صحابی نے بہت اونچا گنبد والا مکان بنایا تو آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا اور کہا کہ ضروری عمارت کے سوا ہر عمارت انسان کے لیے وبال ہے۔

vi: کیا آپ ﷺ کو آسانی والا عمل چھوڑ کر سختی والا عمل پسند تھا؟ کوئی ایک مثال دیں۔

جواب: آپ ﷺ اپنی امت کے حق میں آسانی والا عمل پسند فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں شکایت کی وہ نماز عشاء میں لمبی لمبی سورتیں پڑھتے ہیں۔ آپ ﷺ یہ سن کر غضبناک ہوئے اور فرمایا جو شخص تم میں سے نماز پڑھائے وہ مختصر پڑھائے۔ کیونکہ نماز میں بوڑھے، کمزور، کام کرنے والے بھی طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔

vii: سیرت پاک سے عدل و انصاف کا کوئی ایک واقعہ بتائیں؟

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ ہمیشہ عدل و انصاف فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی۔ قریش خود کو بے عزتی سے بچانا چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کے لیے کہا۔ آپ ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا بنی اسرائیل اس بنا پر تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے۔

سوال 3: درج ذیل کے مناسب ترین جواب دیں۔

-i ________ قریباً 25 سال تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

Scanned with CamScanner

رہیں۔

✓ (ا) سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ب) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(ج) سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(د) سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-ii آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینے میں ______ دن کے نفلی روزے کافی ہیں۔
✓ (ا) 3 (ب) 6
(ج) 6 (د) 12

-iii رسول اللہ ﷺ ______ کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔
(ا) یاسیت (ب) رہبانیت ✓
(ج) غربت (د) ملاوٹ

-iv رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے حق میں ______ والا عمل پسند فرماتے تھے۔
(ا) رغبت (ب) عزیمت
✓ (ج) سہولت (د) برکت

-v ایک دفعہ ایک ______ عورت نے چوری کی۔
✓ (ا) مخزومی (ب) تمیمی
(ج) سعدیہ (د) اسدی

-vi ______ اسی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر حد جاری کرتے تھے اور امراء کو چھوڑ دیتے تھے۔
(ا) عاد (ب) ثمود
✓ (ج) بنی اسرائیل (د) بنی اسماعیل

-vii آپ ﷺ ہمیشہ نام لیے بغیر ______ فرماتے۔
✓ (ا) تنقید (ب) تہدید
(ج) تردید (د) تادیب

-viii ضروری عمارت کے سوا ہر عمارت انسان کے لیے ______ ہے۔
(ا) جنجال (ب) بے کار
✓ (ج) وبال (د) ناپسندیدہ

سوال 4: خالی جگہ پر کریں۔

-i پسندیدہ عادات کو بے تکلفی سے ادا کرنے کو __خلق__ کہتے ہیں۔

-ii آغاز وحی میں پریشان اور متفکر دیکھ کر __حضرت خدیجہؓ__ نے آپ ﷺ کی اچھی عادات بتا کر تسلی دی۔

-iii آپ ﷺ __سیدنا خبیبؓ__ کے گھر جاتے اور دودھ دوہ کر دیا کرتے۔

-iv نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لیے __آبادی__ سے دور نکل جایا کرتے۔

-v ناز و نعمت، تکلف اور __عیش پرستی__ ناپسندیدہ عادات ہیں۔

-vi آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر تمہارے جسم کا حق ہے آنکھ کا حق ہے __بیوی__ کا حق ہے۔

-vii پسندیدہ اخلاق پر ہمیشہ قائم رہنے کو __استقامت__ کہتے ہیں۔

2- صبر و تحمل

سوال 1: درج ذیل کے تفصیلی جواب دیں۔

:i صبر و تحمل کی اہمیت اور فضیلت پر مفصل مضمون لکھیں۔

جواب: صبر و تحمل کی اہمیت و فضیلت:

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں صبر و تحمل کو بہت پسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔ صبر و تحمل نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا اہم جزو ہے اور صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کہا گیا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ۝

(آل عمران: 146)

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں (ثابت قدم رہنے والوں) کو محبوب رکھتا ہے۔

صبر کرنے سے مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کو نماز اور صبر کی طرف رغبت دلائی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۝

(البقرۃ: 153)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو بے شک اللہ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے نیک عمل کرتے

Info HUB HRMS STS SED
Scanned with CamScanner

رہے۔ آپس میں حق کی تلقین کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

ii: صبر و تحمل کو سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: نبی اکرم ﷺ صبر و تحمل کا پیکر تھے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

-1 ایک دفعہ حالت سجدہ میں آپ ﷺ پر اوجھڑی رکھی گئی جسے آپ ﷺ نے صبر و تحمل سے برداشت کیا اور بدلہ نہ لیا۔

-2 آپ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ گرایا، آوارہ لڑکوں کو آپؐ کے پیچھے لگایا لیکن آپ ﷺ نے صبر و تحمل کا دامن نہ چھوڑا۔

-3 شعب ابی طالب میں آپ اپنے خاندان اور بنو ہاشم کے ہمراہ کفار مکہ کے معاشرتی بائیکاٹ کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

-4 فتح مکہ کے موقعہ پر آپ ﷺ بدلہ لے سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے صبر کرتے ہوئے سب کو معاف کر دیا۔

iii: قرآن پاک کی روشنی میں صبر کے مختلف مفہوم بیان کریں۔

جواب: صبر کے مختلف مفاہیم قرآن پاک کی روشنی میں:

قرآن پاک سے صبر کے جو معنی معلوم ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

-1 ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنا اور اپنے مقصد کے لیے جم کر کامیابی کا انتظار کرنا۔

-2 مصائب اور مشکلات میں بے قراری اور اضطراب سے بچنا۔

-3 مقصد کے حصول کی راہ میں آنے والے خطرات، دشمنوں اور مخالفین کے طعن و طنز کو خاطر میں نہ لانا۔

-4 برائی کرنے والے کی برائی اور بدخواہی کے باوجود معاف کرنا، بردباری اور تحمل سے کام لینا۔

-5 میدان جنگ میں ثابت قدمی اور بہادری دکھانا۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

i: صبر و تحمل کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: صبر کے لغوی معنی رکنے اور برداشت کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبر و تحمل کے معنی نیک عمل پر دوام، گناہوں سے پرہیز، مصائب و تکالیف برداشت کرنا، دل کو خوف اور گھبراہٹ سے دور رکھنا حتیٰ کہ خوشی کے موقعہ پر بھی فخر و غرور اور بے قدری سے بچنا اور ہر حالت میں دل کو مضبوط رکھنا ہے۔

ii: سورۃ العصر کے مطابق کون لوگ خسارے میں نہیں ہیں۔

جواب: سورۃ العصر کے مطابق وہ لوگ خسارے میں نہیں ہیں جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک کام کیے اور ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہے۔

iii: کفار مکہ کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف بیان کریں۔

جواب: جونہی حضور ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو کفار مکہ کا رویہ بدل گیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ آپ ﷺ کو جھٹلایا، مذاق اڑایا، حالت سجدہ میں اوجھڑی رکھی گئی، کوڑا کرکٹ پھینکا گیا۔ راستے میں کانٹے بچھائے گئے، طائف میں گندگی پھینکی گئی اور آوارہ لڑکوں کو پیچھے لگایا گیا۔ کنکروں اور پتھروں سے زخمی کیا گیا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تبلیغ حق کے راستے میں روڑے اٹکائے گئے۔

iv: شعب ابی طالب میں کیا ہوا؟

جواب: شعب ابی طالب میں آپ ﷺ اپنے پورے خاندان اور بنو ہاشم سمیت تین سال تک کفار مکہ کے معاشرتی اور معاشی بائیکاٹ کا شکار رہے۔ یہاں درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے۔ مگر آپ ﷺ نے صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

v: نبی کریم ﷺ نے اپنے بیٹے کی وفات پر کیا کہا؟

جواب: حضور ﷺ نے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی دودھ پینے کی عمر میں تھے کہ وفات پا گئے۔ اس غم میں آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن صبر وضبط سے کام لیا اور زبان پر کوئی شکوہ نہ آیا۔

vi: صبر کے حوالے سے کوئی سی دو احادیث بیان کریں۔

جواب: -1 طائف میں آپ ﷺ پر غلاظت پھینکی گئی، آوارہ لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا گیا جنہوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے جس سے آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ لیکن صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

-2 شعب ابی طالب میں آپ ﷺ اپنے پورے خاندان اور بنو ہاشم کے ہمراہ تین سال تک رہے جہاں بھوک کی وجہ سے آپ درختوں کے پتے کھانے پر مجبور ہو گئے لیکن حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور صبر و تحمل سے یہ سب کچھ برداشت کیا۔

vii: نبی اکرم ﷺ کے دانت مبارک کس غزوہ میں شہید ہوئے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

viii: خوشی کی حالت میں کس طرح صبر وتحمل کیا جائے؟

جواب: خوشی کے موقع پر شور وغوغا اور خوشی کا اظہار فخر وغرور سے نہ کیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے وہ خوشی عطا کی۔

سوال3: درج ذیل سوالات کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- تحمل کا مفہوم ہے:
(ا) غرور وفخر کا اظہار کرنا
(ب) گھبراہٹ اور خوف ہونا
(ج) بردباری اور استقامت دکھانا ✓
(د) روکنا اور خاموش رہنا

ii- اللہ تعالیٰ نے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا۔
(ا) نماز اور روزہ سے (ب) قرآن اور نماز سے
(ج) روزہ اور قرآن سے
(د) صبر اور نماز سے ✓

iii- بے بسی کے باعث انتقام نہ لینا۔
(ا) مجبوری ہے (ب) صبر ہے ✓
(ج) رواداری ہے (د) بے کسی ہے

iv- میدان جنگ میں صبر
(ا) ڈٹ کر بہادری اور ثابت قدمی دکھانا ✓
(ب) مال ودولت دکھانا
(ج) خطرات دیکھ کر معاف کر دینا اور پیچھے ہٹ جانا ✓
(د) رک کر انتظار کرنا

v- نبی اکرم ﷺ کی دعوت دین پر دشمنی کی۔
(ا) ابوجہل نے (ب) ابولہب اور اس کی بیوی نے
(ج) یہود نے (د) کفار ومشرکین نے ✓

سوال4: درج ذیل خالی جگہوں کو درست الفاظ سے پر کریں۔

1- صبر کا لغوی معنی رکنا ہے۔
2- اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔
3- اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
4- آپ ﷺ ایسے صبر کریں جیسے اولوالعزم رسولوں نے کیا۔
5- اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا: صبر وتحمل میری چادر ہے۔

3- اخلاق وتقویٰ

سوال1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

i: اخلاص وتقویٰ کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں لکھیں۔

جواب: **اخلاص کا مفہوم:**

جو نیک کام بھی کیا جائے دنیاوی غرض، نمود ونمائش اور شہرت یا معاوضہ کی غرض کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا جائے اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ

(سورة الزمر: آیت نمبر3)

ترجمہ: تو اللہ کی عبادت کر خالص کرتے ہوئے اطاعت گزاری کو اسی کے لیے۔ ہوشیار ہو کر سنو! اللہ تعالیٰ کے لیے خالص اطاعت گزاری ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اللہ کے سوا اور کسی کو شریک نہ بنایا جائے نہ کسی مخلوق کو اور نہ ہی کسی نفسانی غرض کو۔ قرآن پاک میں تقریباً سات مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (سورة البينة: آیت5)

ترجمہ: اطاعت گزاری کو اللہ کے لیے خالص کر کے۔

ہم جو کام بھی کرتے ہیں اس کی دو شکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تو اس کی مادی صورت ہوتی ہے یعنی ظاہری اور جسمانی دوسری اس کی روحانی صورت ہوتی ہے جس کا تعلق ارادہ اور نیت سے ہوتا ہے کسی بھی عبادت یا کام کا اجر نیت کی موجودگی کے بغیر نہیں ہوتا۔ اسی لیے اخلاص کے بغیر اسلام میں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اخلاق و معاملات عبادت کہلائے جاسکتے ہیں۔

تقویٰ کا مفہوم:

تقویٰ عربی زبان میں بچنے، پرہیز کرنے اور لحاظ کرنے کو کہتے ہیں جبکہ شریعت کی اصطلاح میں تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ علیم وخبیر ہونے کا یقین پیدا کر کے دل کو خیر و شر کی تمیز کی خلش اور خیر کی طرف رغبت اور شر سے نفرت پیدا کر دیتی ہے۔ تقویٰ کا اصل تعلق دل سے ہے کیونکہ دل میں ہی نیک اور برے

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

اعمال کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ایک حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں ارشاد فرمایا:

اَلتَّقْویٰ ھٰهُنَا (مسلم، کتاب البر والصلة، حدیث: 6541)

تقویٰ یہاں ہے۔

اور یہ کہہ کر دل کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ دل ہی تمام نیکیوں کا محرک ہے اور وہی مذہب کی جان اور دین داری کی روح ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں تقویٰ و اخلاص:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ

(آل عمران: 102)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

قرآن مجید میں ایک دوسری جگہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ

(الاحزاب: 70)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

اس طرح ایک دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن: 16)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے ڈرو جتنی تم میں استطاعت ہو۔

یہ وہ پہلی آیت ہے جو مفہوم و مراد کو واضح کرتی ہے کہ کماحقہ ڈرنے سے مراد استطاعت کے مطابق ڈرنا ہے۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ

(الطلاق: 3,2)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔

اس طرح ایک اور جگہ پر اللہ عزوجل فرماتے ہیں۔

اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

(الانفال: 29)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو (حق و باطل) میں فیصلہ کرنے والی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ ؕ (الحجرات: ۱۳)

(الحجرات: 13)

ترجمہ: بے شک تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

پھر ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (آل عمران: ۳۱)

(آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث شریف کی روشنی میں تقویٰ و اخلاص:

اخلاص و تقویٰ اخلاقی بلندی کا آخری زینہ ہے۔ تاہم ہم پر یہ بات لازم ہے کہ ہم کسی کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں یا کوئی نیکی کا کام کریں تو وہ صرف اس نیت سے کیا جائے کہ ہمارا خالق اور مالک ہم سے راضی ہو وہ ہم پر اپنی رحمت فرمائے اور اپنی ناراضگی اور غضب سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حدیث مبارک ہے:

عن ابنِ مسعود رضی اللّٰہ عنہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (رواہ مسلم)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت و تقویٰ عفت و پاکدامنی اور لوگوں سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔

انسان کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنا چاہیے انسان

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

ہر وقت مکارم اخلاق کا محتاج رہتا ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر کاربند رہے اس کی پکڑ سے ڈرتا رہے اور اس کی رحمت کا امیدوار رہے آدمی کو کبھی اپنے عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے ان صفات مذکورہ کا سوال کیا کرتے تھے۔ حالانکہ کائنات کے تمام لوگوں سے کہیں زیادہ جاننے والے تھے۔

ایک اور حدیث مبارک ہے:

عَنْ اَبِیْ طَرِیْفٍ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِیِّ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ ثُمَّ رَاٰءَ اَتْقٰی لِلّٰہِ مِنْھَا فَلْیَاْتِ التَّقْوٰی (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا ابوطریف عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی بات پر قسم کھالے اور پھر وہ اس سے زیادہ تقویٰ والی بات دیکھے تو وہ تقویٰ کو اختیار کرلے۔

ii: اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں تقویٰ کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: اخلاص وتقویٰ اور اسوۂ رسول ﷺ:

رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی اخلاص وتقویٰ کی اعلیٰ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ نبوت کے اعلان سے قبل بھی آپ ﷺ ہر قسم کی برائیوں اور اخلاقی کمزوریوں سے بچے ہوئے تھے جبکہ تمام عرب معاشرہ اخلاقی برائیوں' شراب نوشی' قماربازی اور دیگر اخلاقی عیوب میں گھرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ اپنے بچپن میں بھی ہر قسم کی لغو اور بیہودہ باتوں سے دور تھے۔ آپ ﷺ نبوت کے اعلان سے قبل زیادہ تر وقت غارِ حرا میں عبادت اور غور وفکر میں مصروف رہتے۔

نبوت کے اعلان کے بعد بھی رسول اللہ ﷺ نے تمام زندگی خود بھی اللہ کا خوف رکھا اور اپنی امت کو بھی اسی کی تلقین فرمائی۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات میں مکمل برابری اور مساوات کا سلوک فرماتے اور اس میں دراصل اللہ کا خوف اور اللہ کی خوشنودی ہی مقصد تھی۔ ہمیشہ سادہ خوراک کو ہی ترجیح دی اگر چاہتے تو زمین وآسمان کے تمام خزانے آپ ﷺ کے سامنے ہوتے لیکن آپ ﷺ نے تقویٰ اختیار فرماتے ہوئے فقر کو پسند فرمایا۔

جب نبی کریم ﷺ کے بیٹے فوت ہو گئے تو بھی اللہ کا خوف اور اخلاص ہی تھا جس کے باعث آپ ﷺ نے صبر فرمایا اور اپنی امت کو بھی غم میں بہترین اسوہ فراہم فرمایا۔

اللہ کے آخری رسول ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ نے کلی مغفرت کا اعلان فرمایا پھر بھی آپ ﷺ اور زیادہ اخلاص ومحبت سے عبادت کرتے حتیٰ کہ پاؤں میں ورم آجاتے تھے۔ اللہ کے ڈر اور اخلاص ہی کے باعث آپ ﷺ کبھی بھی غلاموں کے ساتھ برا سلوک نہ فرماتے تھے بلکہ ان کو ہلکا سا جھڑکتے بھی نہ تھے۔ آپ ﷺ تمام انسانوں کو برابر سمجھتے چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی فرمایا کہ کسی گورے کو کالے پر کسی کالے کو گورے پر کوئی برتری نہیں اور برتری صرف تقویٰ کے باعث ہے۔

نبی کریم ﷺ اپنی زندگی کا ہر کام ہر عبادت ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول میں انجام دیتے تھے اور آپ ﷺ نے کبھی بھی خود کو ان تمام چیزوں سے مستثنیٰ نہیں فرمایا۔

iii: عبادات اور تقویٰ واخلاص کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ تفصیل سے لکھیں۔

جواب: حضور نبی اکرم ﷺ اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد میں حصہ لیتے اور خوب جم کر لڑتے۔ دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم آپ ﷺ پر فخر اور رشک کرتے۔ یہ بہادری اور جاں نثاری دراصل اخلاص وتقویٰ ہی کی عمدہ مثالیں ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا جس کا ترجمہ ہے "آپ ﷺ فرما دیجئے میری نماز اور میری عبادات' میرا جینا اور میرا مرنا سب رب العالمین ہی کے لیے ہے"۔ نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی کا ہر کام ہر عبادات' ہر معاملہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول میں انجام دیتے تھے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: اللہ کے لیے دین کو خالص کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب: اخلاص کے بغیر اسلام میں نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اخلاق ومعاملات عبادت کہلائے جاسکتے ہیں۔ عبادت خاص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہونی چاہیے۔

ہم جو بھی کام کرتے ہیں اس کی دو شکلیں ہوتی ہیں ایک تو اس کی مادی صورت ہوتی ہے یعنی ظاہری اور جسمانی دوسری اس کی روحانی صورت ہوتی ہے جس کا تعلق ارادہ اور نیت سے ہوتا ہے۔ لہٰذا عبادت میں جتنا خلوص ہوگا وہ اتنی ہی مقبولیت کے درجے پر ہوگی۔

ii: ہم جو بھی کام کرتے ہیں اس کی کتنی شکلیں ہوتی ہیں؟

جواب: ہم جو بھی کام کرتے ہیں اس کی دو شکلیں ہوتی ہیں۔ ایک تو اس کی مادی شکل ہوتی ہے یعنی ظاہری اور جسمانی دوسری اس کی روحانی صورت ہوتی ہے۔ جس کا تعلق براہ راست نیت سے ہوتا ہے۔ کسی بھی عبادت یا کام کا اجر نیت کی موجودگی کے بغیر نہیں ہوتا۔

Scanned with CamScanner

iii: تقویٰ کی کیفیت کہاں پیدا ہوتی ہے؟

جواب: بندے کا اپنے رب سے تقویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے اس کے غضب، ناراضگی اور مواخذے سے بچنے کی کوشش کرے۔ ہمیں تقویٰ کو اس طرح سمجھنا چاہیے جیسے کانٹے دار راستہ ہو اور وہاں سے گزرنے کے لیے کتنی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کہیں دامن الجھ نہ جائے پس یہی طریق حیات ہے۔ اس میں کانٹے ہیں، شبہات کے خوف کے، خوف کے تو کہیں وساوس کے جو کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ تقویٰ غالب طور پر محرکات سے اجتناب پر ہوتا ہے۔

iv: **رسول اللہ ﷺ نے اپنا بچپن کہاں گزارا؟**

جواب: حضور ﷺ نے اپنا بچپن پہلے تو بنو سعد میں حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گزارا اور پھر وہاں سے مکہ مکرمہ میں اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آ گئے۔

v: **رسول اللہ ﷺ نے اپنا مرنا، جینا اور عبادات کس کے لیے خاص کر رکھی تھیں؟**

جواب: رسول اللہ ﷺ نے اپنا جینا مرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص کر رکھا تھا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو فرمایا:

ترجمہ: ”آپ ﷺ فرما دیجئے میری نماز، میری عبادات، میرا جینا اور مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے“۔ آپ ﷺ نے عمر بھر اس پر عمل کر کے دکھایا۔

سوال 3: **خالی جگہ پر کریں۔**

i- رسول اللہ ﷺ ہمیشہ __سادہ__ خوراک کو ترجیح دیتے۔

ii- رسول اللہ ﷺ __اخلاص و محبت__ سے عبادت کرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاؤں ورم فرما جاتے۔

iii- آپ ﷺ کبھی بھی غلاموں سے ناروا سلوک نہ فرماتے تھے۔

iv- دین کی تبلیغ میں آپ ﷺ کو __کفار__ کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

v- کسی گورے کو کالے پر اور کسی __کالے__ کو گورے پر کوئی برتری نہیں۔

vi- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن .... لواءِ حمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔

vii- ہر نیکی چاہے وہ کتنی چھوٹی یا بڑی ہو __اخلاص اور تقویٰ__ کے بغیر اس کی کوئی وقعت نہیں۔

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اچھے اعمال بجا لانے کو کہتے ہیں۔

(ا) صبر (ب) ریاکاری

(ج) اخلاص ✓ (د) عدل

ii- تقویٰ کا تعلق ہوتا ہے۔

(ا) ہاتھ سے (ب) زبان سے

(ج) لباس سے (د) دل سے ✓

iii- اللہ تعالیٰ کے نزدیک برتری کا معیار ہے۔

(ا) ذات (ب) رنگ

(ج) علاقہ (د) تقویٰ ✓

iv- اتباعِ رسول ﷺ کی وجہ سے محبت کرتا ہے۔

(ا) اللہ تعالیٰ ✓ (ب) انسان

(ج) جن (د) فرشتہ

v- یقیناً میری نماز، عبادات، جینا اور مرنا صرف کے لیے ہے۔

(ا) آخرت کے لیے (ب) دنیا کے لیے

(ج) حکومت کے لیے (د) اللہ تعالیٰ کے لیے ✓

4- عدل و احسان

سوال 1: **مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔**

i: **قرآن کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: قرآن کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر عدل و احسان کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (سورۃ النحل: ۹۰)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿۴۲﴾ (سورۃ المائدہ: ۴۲)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اسی طرح فرمایا:

وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۹۵﴾

Scanned with CamScanner

(سورۃ البقرہ: 195)

ترجمہ: اور احسان کرو بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے عدل کرنے کو تقویٰ کا قرب قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى

(سورۃ المائدہ: 8)

ترجمہ: عدل کرو کیونکہ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

ii: سیرت طیبہ کی روشنی میں عدل و احسان کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔

جواب: عدل واحسان سیرت طیبہ کی روشنی میں:

رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ عدل اور احسان فرمانے والے تھے۔ نبوت سے قبل بھی آپ کے فیصلے عدل و انصاف پر مبنی تھے۔

تعمیر کعبہ کے وقت قریش مکہ میں حجر اسود کی تنصیب پر جب جھگڑا پیدا ہوا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے عادلانہ کردار کے ذریعے معاملہ خوش اسلوبی سے یوں ختم فرمایا کہ حجر اسود کو اپنے مبارک ہاتھوں سے ایک بڑی چادر پر رکھا اور ہر قبیلے کے سردار کو اسے کونوں سے پکڑ کر مقررہ مقام تک لے جانے کو کہا اور پھر اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے اس کے مقام پر لگا دیا۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ پر جھک گیا۔ آپ ﷺ کے دست مبارک میں کھجور کی ایک سوکھی شاخ تھی جس سے اس کے چہرے پر خراش آ گئی۔ حضور ﷺ نے کہا تم مجھ سے بدلہ لے لو۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: عدل کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: عدل کا لغوی معنی 'پھیرنا' 'برابر کرنا' افراط' تفریط یعنی کمی بیشی سے بچنے کے لیے کسی چیز کو برابر حصوں میں تقسیم کرنا ہے جبکہ اصطلاح میں عدل کا مفہوم یہ ہے کہ حق دار کو اس کا پورا حق دیا جائے۔

ii: احسان کا اصطلاحی مطلب بیان کریں۔

جواب: احسان کا اصطلاحی مطلب یہ ہے کہ کسی کو کچھ دینا' کسی کے ساتھ نیکی کرنا' کسی کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لانا۔

iii: عدل سے کون سی اہم صفت کا قرب حاصل ہوتا ہے؟

جواب: عدل سے تقویٰ کی صفت کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

iv: حجر اسود کی تنصیب میں حضور ﷺ نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: تعمیر کعبہ کے وقت قریش مکہ میں حجر اسود کی تنصیب پر جھگڑا ہوا تو حضور ﷺ نے اپنے عادلانہ فیصلہ کے ذریعے خوش اسلوبی سے نمٹا دیا۔ آپ ﷺ نے حجر اسود کو اپنی چادر مبارک میں اپنے ہاتھوں سے رکھا اور سب قبیلوں کے سرداروں سے کہا کہ چادر پکڑ کر اوپر اٹھائیں۔ جب حجر اسود اس کے لگانے کی جگہ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی جگہ پر لگا دیا۔

v: رسول کریم ﷺ کی زندگی سے احسان کا کوئی ایک واقعہ نقل کریں۔

جواب: عدی بن حاتم اپنی قوم کا سردار تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر سن کر وہ شام چلا گیا۔ ایک جنگ میں اس کی بہن گرفتار ہو کر آپ ﷺ کے حضور پیش کی گئی۔ اس نے احسان کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے اسے خوراک' چادر اور سواری دے کر اس قوم کے قافلہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ آپ ﷺ کے اس احسان سے متاثر ہو کر اس نے اپنے بھائی عدی بن حاتم کو اسلام لانے کا مشورہ دیا۔ جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

i- اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

ii- عدی بن حاتم اپنی قوم کا سردار تھا۔

iii- مال غنیمت کی تقسیم کے دوران آپ ﷺ کے دست مبارک میں کھجور کی سوکھی شاخ تھی جس سے ایک شخص کے چہرے پر خراش لگ گئی۔

iv- عدی بن حاتم اپنی قوم کا سردار تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر سن کر بھاگ کر شام چلا گیا۔

v- نبی اکرم ﷺ نے احسان فرماتے ہوئے عدی بن حاتم کی بہن کو خوراک' چادر اور سواری دے کر اس کی قوم کے قافلے کے ساتھ روانہ فرما دیا۔

vi- بدلہ لینے کی قوت کے باوجود کسی کو معاف کرنا بھی احسان کہلاتا ہے۔

5- حسن معاشرت

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: قرآن وسنت کی روشنی میں حسن معاشرت کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

Scanned with CamScanner

جواب: معاشرے میں امیر، غریب، مرد، عورت، بچے، جوان اور بوڑھے ہر قسم کے افراد رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ اسلام ان سب کو آپس میں باہمی محبت، بھائی چارے اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(سورۃ المائدہ: 2)

ترجمہ: اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو۔

قرآن کریم میں تمام مسلمانوں کو آپس میں صلح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ

(سورۃ الحجرات: 10)

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں پس دو بھائیوں کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔

سیرت طیبہ کی روشنی میں حسن معاشرت:

نبی کریم ﷺ نے حسن معاشرت کے لیے ارشاد فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت ہوں۔

عام طور پر حسن معاشرت میں خرابی کا باعث بننے والے امور زبان یا ہاتھ سے سرزد ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کے درست استعمال پر حسن معاشرت کی بنیاد رکھی ہے۔ تاکہ معاشرے کے اندر پیار، محبت، ایثار اور خلوص کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔" (مسلم)

غزوۂ بدر میں تین تین مجاہدوں کے لیے ایک ایک اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے سفر کے ساتھی تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں عرض کرتے کہ آپ ﷺ نہ اتریں ہم آپ ﷺ کے بدلے پیدل چلتے ہیں۔ مگر نبی اکرم ﷺ فرماتے کہ تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تمہاری نسبت اجر و ثواب سے زیادہ بے نیاز نہیں ہوں۔

گویا آپ ﷺ ہر قسم کی صورتحال میں عدل و مساوات کو ہی پسند فرماتے اور اسی پر عمل کرتے تھے اور اپنے دینی بھائیوں سے خود کو ممتاز کرنا پسند نہ فرماتے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے خادم تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش کہنے والے نہ تھے اور نہ کسی پر لعنت فرمانے والے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے۔ جب آپ ﷺ کسی کی سرزنش بھی فرماتے تو یوں ارشاد فرماتے:

"اسے کیا ہوا۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔"

ایک سفر کے دوران آپ ﷺ نے اصحاب سے فرمایا کہ کھانے کے لیے ایک بکری ذبح کر لو۔ ایک نے کہا اس کا ذبح کرنا میرے ذمے ہے۔ دوسرے نے کہا، کھال اتارنا میرے ذمے ہے۔ ایک اور بولا پکانا میرے ذمے، حضور ﷺ نے فرمایا لکڑیاں چن کر لانا میرے ذمے ہے۔

ii: **اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے ممتاز بنتا ہے۔ اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں تحریر کریں۔**

جواب: غزوہ بدر میں تین تین مجاہدوں کے لیے ایک ایک سواری تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہا اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب رسول اکرم ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو دونوں عرض کرتے کہ آپ ﷺ نہ اتریں اور ہم پیدل چلتے ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ فرماتے تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تمہاری نسبت اجر و ثواب سے زیادہ بے نیاز نہیں ہوں۔ گویا آپ ﷺ اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے بے نیاز نہیں بنتے تھے۔

iii: **نبی اکرم ﷺ بچوں، عورتوں، غلاموں کو کس طرح دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔ واقعات کی روشنی میں تحریر کریں۔**

جواب: نبی اکرم ﷺ بچوں، عورتوں اور غلاموں سے ہمیشہ پیار اور محبت سے ملتے۔ بچوں کو پیار کرتے اور چومتے، عورتوں کو شرم و حیا کی نظر سے دیکھتے۔ اور ان کی دادرسی فرماتے۔ ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو برا بھلا کہا۔ اس نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوذر! تم میں جاہلیت ہے۔ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے تم کو ان پر فضیلت دی ہے۔ ان میں سے جو تمہارے موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: حسن معاشرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشرے میں رہنے والے تمام افراد کا ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی، اچھائی اور غمگساری کے ساتھ رہنے کو حسن معاشرت کہتے ہیں۔ اسلام معاشرے کے امیر، غریب، عورتوں، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں ہر قسم کے لوگوں کو آپس میں باہمی محبت، بھائی چارے اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ مل جل کر رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

ii: مومنوں کے درمیان اخوت سے متعلق قرآنی آیت مع ترجمہ لکھیں۔

جواب: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ۔

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

iii: غلام رسول ﷺ، سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو کیسا پایا؟

جواب: آپ ﷺ کے غلام سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی فحش کہنے والے نہ تھے اور نہ کسی پر لعنت فرمانے والے اور نہ ہی گالی دینے والے تھے۔ جب آپ ﷺ کسی کی سرزنش فرماتے تو یوں ارشاد فرماتے۔ ''اسے کیا ہوا۔ اس کی پیشانی خاک آلود ہو''۔

iv: جب یمامہ سے غلہ کی آمد بند ہوئی تو قریش نے کیا کہا؟

جواب: جب یمامہ سے غلہ کی آمد بند ہوئی تو مکہ میں قحط پڑ گیا تو انہوں نے صلح رحمی کا واسطہ دیا۔ جس پر حضور ﷺ نے سیدنا ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بندش اٹھانے کا کہا۔

v: نجاشی کے اکرام کا بدلہ رسول اللہ ﷺ نے کس طرح دیا؟

جواب: ایک دفعہ نجاشی شاہ حبشہ کا ایک وفد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ اس طرح نجاشی کے اکرام کا بدلہ دیا۔

سوال 3. کالم ''الف'' کو کالم ''ب'' سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو جائے اور جواب کالم ''ج'' میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	درست کالم ج
i- جو غلام تمہارے موافق نہ ہو	اس پر رحم نہیں کیا جاتا	اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔
ii- جو رحم نہیں کرتا	اس کی پیشانی خاک آلود ہو	اس پر رحم نہیں کیا جاتا
iii- اسے کیا ہوا۔	اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو	اس کی پیشانی خاک آلود ہو
iv- حقیقی مسلمان وہ ہے	رسول اللہ ﷺ کے رفیق سفر تھے	جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت ہوں
v- سیدنا علی اور ابولبابہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما	جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت ہوں	رسول اللہ ﷺ کے رفیق سفر تھے

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

-i حسن کا مطلب ہے۔

✔ (ا) اچھائی (ب) برائی
(ج) بدلہ (د) برابری

-ii مومنین آپس میں ہیں۔

(ا) رشتے دار (ب) بھائی بھائی ✔
(ج) دوست (د) ہمسائے

-iii ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو۔

(ا) نیکی میں (ب) تقویٰ میں
✔ (ج) نیکی و تقویٰ کے کاموں میں
(د) تعلیم میں

-iv ابو عمیر بھائی تھا۔

✔ (ا) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(ب) سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(ج) سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
(د) سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

-v ثمامہ بن اثال کا تعلق تھا۔

(ا) بحرین سے (ب) یمن سے
(ج) مدینہ سے (د) یمامہ سے ✔

Scanned with CamScanner

6- انداز گفتگو

سوال 1: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i: رسول اکرم ﷺ کے انداز گفتگو کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خلق عظیم کا ایک نہایت شیریں بیان اور حکیمانہ انداز گفتگو عطا فرمایا' اسی وجہ سے لوگ دین میں غیر معمولی کشش محسوس کرتے تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کی چند خوبیاں یہ ہیں۔

نرم و شیریں گفتگو: نبی اکرم ﷺ بہت ٹھہر ٹھہر کر' نرم اور شیریں لہجے میں گفتگو فرماتے تھے ایک ایک فقرہ نکھرا ہوا' چنا ہوا اور اس قدر واضح ہوتا کہ سننے والے اگر یاد رکھنا چاہیں تو آسانی یاد رکھ سکیں۔

آپ ﷺ کی گفتگو اتنی بامقصد ہوتی تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ادب سے خاموش ہو کر اس قدر محو سماعت ہوتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

ii: رسول اکرم ﷺ کی گفتگو کے اہم نکات بیان کریں۔ نیز بامقصد گفتگو پر روشنی ڈالیں۔

جواب: نرم و شیریں گفتگو:

حضور ﷺ ہمیشہ نرم لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔

اہم الفاظ کی تکرار:

رسول اللہ ﷺ نے بحیثیت معلم اور داعی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ آپ ﷺ کے الفاظ سادہ اور واضح ہوتے۔ آپ ﷺ سننے والے کے بہتر فہم اور سمجھ کے لیے توجہ دلانے کے لیے ایک بات کو تین تین دفعہ بھی دہرایا کرتے۔ یہ عمل اپنی امت پر رحمت اور شفقت کے باعث بھی تھا کیونکہ امت پر آپ ﷺ کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے۔

بلند آواز: آپ ﷺ کی آواز نہ تو اتنی پست ہوتی کہ کوئی سن نہ سکے اور نہ ہی ایسی تیز کہ کانوں کو تکلیف پہنچائے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کی آواز بلند تھی حتیٰ کہ جب آپ ﷺ کعبۃ اللہ میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے تو وہ اپنے گھروں میں سنا کرتی تھیں۔

عمدہ گفتگو: مدینہ منورہ کو ہجرت کے سفر میں آپ ﷺ نے ایک بوڑھی خاتون حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمے کے پاس تھوڑی دیر قیام کیا وہ آپ ﷺ کی گفتگو کی عمدگی کو اس طرح بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی گفتگو گویا موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی تھی۔ یعنی بامقصد الفاظ' ایک ترتیب میں آپس میں جڑے ہوئے ہوتے۔ ان میں کوئی فالتو بے مقصد گفتگو یا خیال نہ ہوتا۔

بامقصد گفتگو: آپ ﷺ ہمیشہ بامقصد گفتگو فرماتے اور کبھی کسی کی عیب جوئی نہ کرتے۔

iii: جوامع الکلم سے کیا مراد ہے۔ نیز نبی کریم ﷺ کی خطابت کی خوبیاں لکھیں۔

جواب: جوامع الکلم:

چند الفاظ میں وسیع معانی بیان کر دینا جوامع الکلم کہلاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خطابت سے یوں لگتا تھا جیسے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: انسان کی گفتگو کس چیز کا آئینہ ہے؟

جواب: انسان کی گفتگو اس کی شخصیت اور اخلاق کا آئینہ ہے۔

ii: ٹھہر ٹھہر کر اور واضح الفاظ میں بات کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: ٹھہر ٹھہر کر اور واضح الفاظ میں بات کرنے سے سننے والا پوری توجہ سے بات کو سنتا ہے اور اس بات کا اس پر اثر ہوتا ہے۔

iii: نبی اکرم ﷺ ایک بات کو تین تین بار کس لیے دہراتے تھے؟

جواب: نبی اکرم ﷺ ایک بات کو تین تین بار دہرا کر اس لیے کہتے تھے تاکہ سننے والا توجہ سے اچھی طرح سمجھ سکے۔

iv: نبی کریم ﷺ کی گفتگو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کس طرح اثر انداز ہوتی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی گفتگو دلوں کو بدل دینے والی تھی۔ یہی وجہ ہے جو شخص آپ ﷺ کی بات سن لیتا وہ آپ ﷺ کا گرویدہ بن جاتا۔

v: کیا غصہ نبی کریم ﷺ کی طرز گفتگو کو بدلتا تھا؟

جواب: حضور ﷺ کے غصہ کے موقع پر بھی لہجے میں سختی نہ ہوتی تھی۔ غصہ کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے اپنے دشمنوں کے لیے بددعا نہ کی۔ ہمیشہ راست گوئی کی۔

سوال 3: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

-i نبی کریم ﷺ نصیحت کی باتوں کو ادا فرماتے

Scanned with CamScanner

✓ (ا) مختصر فقروں میں (ب) عام فقروں میں

(ج) خاص فقروں میں

(د) آسان فقروں میں

-ii نبی کریم ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔

(ا) طویل (ب) سادہ ✓

(ج) مختصر (د) مشکل

-iii عجمی کا معنی ہے۔

✓ (ا) گونگا (ب) بہرا

(ج) نابینا (د) لنگڑا

-iv آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے سفر کے دوران ملاقات ہوئی تھی۔

✓ (ا) ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(ب) ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(ج) ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

(د) ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

-v ہلاک کرتا ہے۔

(ا) سچ (ب) جھوٹ ✓

(ج) عفوودرگزر (د) قصاص

7- گھریلو زندگی

Info Hub HRMS SIS SED

سوال 1: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i: نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن معاشرت پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

نبی اکرم ﷺ ازواج مطہرات کے حقوق میں مساوات اور عدل کا خیال رکھتے تھے۔ اور کسی طرح کا فرق نہ کرتے تھے۔ محبت کے بارے میں آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ جس کا مجھے اختیار ہے وہ تو میں کرتا ہوں اور جس کا مجھے اختیار نہیں اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہوں۔ نماز عصر پڑھ کر آپ ﷺ ازواج مطہرات میں ایک ایک کے پاس جاتے اور تھوڑی تھوڑی دیر ٹھہر کر جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر کرتے۔ تمام ازواج مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں عشاء تک مجلس رہتی۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور واپس آ کر سو رہتے۔ ازواج رخصت ہو جاتیں۔ نماز عشاء کے بعد بات چیت کر لی بند فرمادیتے۔

ii: ازواج مطہرات کے درمیان عدل و انصاف کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ سے کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: ازواج مطہرات کے درمیان عدل و انصاف کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ سے فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ! جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی طور پر کر دی لیکن جو میرے بس میں نہیں اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا۔

iii: نماز عصر ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کونسا فریضہ ادا کرتے تھے؟

جواب: نماز عصر کے بعد آپ ﷺ ازواج مطہرات میں ایک ایک کے پاس جاتے اور ذرا ذرا دیر ٹھہرتے، پھر جس کی باری ہوتی وہیں رات بسر فرماتے۔ تمام ازواج مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں۔ عشاء تک مجلس ہوتی پھر عشاء کی نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے اور واپس آ کر سو رہتے۔

iv: ازواج مطہرات کی سادہ زندگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: آپ ﷺ کو سادہ طرز زندگی بہت پسند تھی۔ اس لیے ازواج مطہرات بھی سادہ زندگی بسر کرتی تھیں۔ اگر ان میں سے کسی کے لباس میں آرائش کے اثرات نظر آتے تو انہیں منع فرماتے۔

v: آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کو سادہ طرز زندگی بسر کرنے کے بارے میں کیا ترغیبات دیں؟

جواب: آپ ﷺ کو سادہ زندگی بسر کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ اگر کبھی ان کے خلاف ان کے بدن پر دنیوی آرائش کے اثرات نظر آتے تو آپ ﷺ ان کو منع فرماتے۔ تمام اہل و عیال و خانوادہ نبوت کو ممانعت تھی کہ وہ پر تکلف، ریشمی لباس اور سونے کے زیورات پہنیں۔

vi: مرض الوفات میں آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے درمیان کیا عدل کیا؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سیدنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنی بیبیوں سے اس کی اجازت چاہی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے۔ ان سب نے اجازت دے دی۔

vii: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا واقعہ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی شدت مرض کی حالت میں سیدنا عبدالرحمان ابن ابی بکر

Scanned with CamScanner

صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان کے پاس تازہ مسواک تھی۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ کو اس کی خواہش ہے۔ میں نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ سے مسواک لے کر اس کو چبایا اور صاف کر کے نبی اکرم ﷺ کو دے دی۔ آپ نے خوب اچھی طرح مسواک کی پھر اس کو میری طرف بڑھا دیا۔ مسواک آپ کے ہاتھ سے گر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دعا کی۔ "اے اللہ! رفیق اعلیٰ سے ملا دے"۔ (مشکوٰۃ شریف) اس کے بعد آپ وفات پا گئے اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔

سوال 2: خالی جگہ پر کریں۔

i- قرآن مجید نے نبی اکرم ﷺ کے ازواج مطہرات کو __ام__ المومنین قرار دیا ہے۔

ii- تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے __اہل خانہ__ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو۔

iii- نبی اکرم ﷺ سنن و نوافل زیادہ تر __گھر__ ہی میں ادا فرماتے۔

iv- ازواج مطہرات کی تعداد ایک زمانہ میں __نو 9__ تک پہنچ گئی تھی۔

v- نبی اکرم ﷺ نماز __عصر__ پڑھ کر ازواج مطہرات کے گھروں کو تشریف لے جاتے۔

سوال 3: درست جواب پر (✓) نشان لگائیں۔

i- تمام ازواج مطہرات کے پاس جوڑا تھا۔
(ا) ایک ایک ✓ (ب) دو دو
(ج) تین تین (د) چار چار

ii- آپ اکثر پانچ وقت نمازوں کی سنتیں پڑھتے
(ا) خانہ کعبہ میں (ب) گھر میں ✓
(ج) مسجد میں (د) صفہ میں

iii- آپ ازواج مطہرات کے حقوق میں فرماتے
(ا) یکسانیت (ب) تفاوت
(ج) عدل ✓ (د) تکلف

iv- مرض الوفات میں آپ کے پاس تشریف لائے
(ا) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ
(ب) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ
(ج) سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ✓
(د) سیدنا علی رضی اللہ عنہ

v- آپ بات چیت کرنا ناپسند فرماتے بعد از
(ا) نماز فجر (ب) طلوع آفتاب ✓
(ج) نماز عشاء (د) نماز تہجد

☆☆☆☆

باب چہارم

اخلاق و آداب

1- امر بالمعروف و نہی عن المنکر

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

i: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت قرآن کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی قرآن و حدیث کی روشنی میں فضیلت و اہمیت: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

(آل عمران: 110)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نمودار کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا مسلمان امت کا طریقہ

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(آل عمران: 104)

ترجمہ: اور تم سے ایک ایسی جماعت ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت دے، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

ii: احادیث میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت کے حوالے سے کیا بتایا گیا ہے۔

جواب:

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایک مومن اور منافق کے درمیان پہچان کرا دیتا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا "ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل جہاد ہے"۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

رسول اکرم ﷺ نے برائیوں سے روکنے کی مثال ایسی کشتی سے دی ہے جس کے دو طبق ہیں۔ اوپر والے طبق میں نیک لوگ اور نیچے والے طبق میں برے لوگ۔ نچلے والے کشتی کے پیندے میں چھید کر ڈالیں۔

iii: **قول و فعل میں مطابقت کس طرح سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں لکھیں۔**

جواب: قول و فعل میں مطابقت:

اللہ تعالیٰ نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل بھیجے اور ان تمام نیک بندوں نے نہ صرف لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا بلکہ اپنی پاکیزہ زندگیوں کو نمونہ کے طور پر سامنے پیش کر دیا۔ اور دین اسلام میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے جو دوسروں کو نیکی کی تلقین کرے اور خود اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۝

(سورۃ الصف: 2)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: **امر بالمعروف کا مفہوم بیان کریں۔**

جواب: امر بالمعروف کا مفہوم ہے کہ نیکی کے کام کرنے کی دوسروں کو تلقین کرنا اور خود بھی برے کاموں سے رکنا۔

ii: **نہی عن المنکر سے کیا مراد ہے۔**

جواب: نہی عن المنکر سے مراد ہے کہ دوسروں کو برے کاموں سے روکنا اور خود بھی برے کاموں سے رکنا۔

iii: **ذرائع ابلاغ کو کس طرح درست طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے؟**

جواب: ذرائع ابلاغ کو سچی بات کہنے، سچ بولنے کی تلقین کرنے اور معاشرے کو برے کاموں سے رکنے کی ہدایت کرنا۔ نیک اور اچھی روایات اور مثالوں کا ذکر کر کے معاشرے کو راہ ہدایت پر چلنے کی تلقین کر کے ذرائع ابلاغ کو درست طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

iv: **اسلامی تعلیمات میں ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کو کیا قرار دیا گیا ہے؟**

جواب: جرات و بہادری کے ذریعے ہی کلمہ حق کو بلند کیا جا سکتا ہے چنانچہ کسی جابر حکمران کے سامنے اسے برائی سے روکنا بڑا جہاد ہے۔

v: **معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے نیکی پر خود عمل نہ کرنے والوں کو کس حال میں دیکھا؟**

جواب: معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے چند ایسے واعظوں کو دیکھا جو دوسروں کو نیکی کی تلقین کرتے تھے اور خود بھول جاتے تھے، ان کا حال یہ تھا کہ ان کے ہونٹوں کو قینچیوں سے کاٹا جا رہا ہے۔

vi: **حکمت و دانائی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضے کی انجام دہی میں کیوں ضروری ہے۔**

جواب: جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ حکمت و دانائی سے کام لے۔ انہی خوبیوں کے باعث مخالفین کو قائل کیا جا سکتا ہے۔

سوال 3: خالی جگہ پُر کریں:

-i صبر و تحمل <u>امر بالمعروف و نہی عن المنکر</u> کے فریضہ کی انجام دہی میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

-ii امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی انجام دہی کے لیے <u>حکمت</u> و دانائی بنیادی جوہر ہے۔

-iii ظالم حکمران کے سامنے <u>کلمہ حق</u> کہنا افضل جہاد ہے۔

-iv نیکیوں کی اشاعت اور برائی کا سدباب کرنے والوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ <u>صبر</u> سے کام لے کر لوگوں کو معاف کرنا سیکھیں۔

-v المنکر سے مراد <u>برائی</u> ہے۔

-vi ہر شہری کو چاہیے کہ وہ پہلے خود بھی <u>امر بالمعروف و نہی عن المنکر</u> پر عمل کرے اور پھر دوسروں کو اس کی تلقین کرے۔

-vii علمائے کرام اپنے <u>خطابات</u> اور تربیتی پروگراموں کے ذریعے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

سوال 4: درست جواب پر نشان لگائیں۔

-i سب سے بہترین امت ہے۔

(ا) سیدنا عیسیٰؑ کی (ب) سیدنا محمد ﷺ کی

(ج) سیدنا موسیٰؑ کی (د) سیدنا نوحؑ کی

جواب: (ب) سیدنا محمد ﷺ کی

-ii معروف کا معنی ہے۔

(ا) برائی (ب) نیکی

(ج) بدی (د) مشہور ✓

iii- اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچاؤ۔

(ا) پانی سے (ب) سود سے

(ج) ملاوٹ سے (د) آگ سے

جواب: (د) آگ سے

iv- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

(ا) حکمت (ب) دینوی علم

(ج) جدید آلات (د) وقت کی پابندی

جواب: (ا) حکمت

v- امت محمدیہ ﷺ کی سب سے بڑی خوبی ہے۔

(ا) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

(ب) سچ بولنا (ج) عدل و انصاف

(د) ایفائے عہد

جواب: (ا) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

2- کسب حلال

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

i: قرآن و سنت کی روشنی میں کسب حلال کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلامی تعلیمات میں کسب حلال کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کسب حلال کا حکم دیا اور انہیں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کو کہا ہے۔ پاکیزہ رزق کے لیے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(سورۃ البقرۃ: 172)

ترجمہ: اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو میں نے تمہیں دی ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کسب کے بعض ذریعوں کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے:

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(سورۃ البقرۃ: 188)

ترجمہ: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق مت کھاؤ۔

ii: کسب حلال کے حوالے سے انبیاء کی سنت کیا ہے؟ نیز حلال و حرام ذرائع آمدنی کون کون سے ہیں؟

جواب:

تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے کسب حلال کر کے اپنی زندگی بسر کی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کھیتی باڑی کی۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے کپڑے سی کر روزی کمائی۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے بڑھئی کا کام کیا۔ سیدنا ہود علیہ السلام نے تجارت کی۔ سیدنا داؤد علیہ السلام لوہے کی زرہیں بناتے تھے۔ جبکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بکریاں چرائیں اور تجارت کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء نے حلال روزی کما کر کسب حلال کی تعلیم دی۔

iii: کسب حلال کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: کسب حلال کی فضیلت اور فوائد:

حلال کمائی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد بھی لوگوں کو رزق کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ اور اس رزق کی تلاش کو اپنا فضل ڈھونڈنا قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

(سورۃ الجمعۃ: 10)

ترجمہ: پھر جب نماز (جمعہ) ہو چکے تو اللہ کے فضل (رزق حلال) کی تلاش میں زمین میں پھیل جاؤ۔

سوال 2: ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: کسب حلال سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسب حلال سے مراد حلال طریقوں اور ذریعوں سے روزی کمانا ہے۔

ii: حلال ذرائع سے کمائی ہوئی دولت کس طرح حرام ہو جاتی ہے؟

جواب: حلال ذرائع سے کمائی ہوئی دولت حرام ہو جاتی ہے اگر اس میں بے ایمانی یا ناجائز منافع خوری، ملاوٹ، کم تول اور جھوٹی قسمیں کھانا، ذخیرہ اندوزی، عیب دار چیزیں بیچنا اور نمود و نمائش کے لیے کی گئی کمائی شامل ہو۔

iii: نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد کسب حلال کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے۔

iv: کسب حلال کی فضیلت میں نبی اکرم ﷺ کے کوئی سے دو ارشادات نقل کریں۔

جواب: i- کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ پر چلا جائے اور لکڑی کا بوجھ اپنی

Scanned with CamScanner

پیٹھ پر لاد کر لائے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ اسے روزی دے دے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے۔

v: کسب حلال کے فوائد لکھیں۔

جواب: حلال طریقوں سے کمائی ہوئی روزی سے پلنے والی اولاد نیک اور صالح ہوتی ہے۔ نیک طریقوں سے کمانے والا شخص ذہنی پریشانیوں سے بچا رہتا ہے۔ معاشرے میں بہتری آتی ہے۔

vi: کس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

جواب: ناجائز ذرائع سے کمانے والے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

سوال 3: کالم الف کو کالم ب سے ملا کر جملے درست کریں اور جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	جواب کالم ج
i- سیدنا ادریس علیہ السلام	ناحق مت کھاؤ	کپڑے سیتے
ii- آپس میں ایک دوسرے کا مال	لوہے کی تلواریں اور آلات جنگ بناتے تھے	ناحق مت کھاؤ
iii- سیدنا داؤد علیہ السلام	کپڑے سیتے	بڑھئی کا کام کرتے تھے
iv- حلال ذرائع آمدنی	ناجائز آمدنی کے اثرات	زمینی پیداوار، مزدوری
v- فضول خرچی اور گمراہی	زمینی پیداوار، مزدوری	ناجائز آمدنی کے اثرات
vi- سیدنا نوح علیہ السلام	بڑھئی کا کام کرتے تھے	بڑھئی کا کام کرتے تھے
vii- محمد ﷺ	تجارت کرتے تھے	تجارت کرتے تھے

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- حرام لقمہ کھانے والے کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

(ا) 20دن تک (ب) 30دن تک

(ج) 40دن تک (د) 50دن تک

جواب: (ج) 40دن تک

ii- حضرت نوح علیہ السلام کرتے تھے۔

(ا) بڑھئی کا کام (ب) لوہار کا کام

(ج) درزی کا کام (د) معمار کا کام

جواب: (ا) بڑھئی کا کام

iii- نبی کریم ﷺ نے چرائیں۔

(ا) گائیں (ب) بھینسیں

(ج) اونٹ (د) بکریاں

جواب: (د) بکریاں

iv- محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا ہے۔

(ا) دوست (ب) ولی

(ج) بندہ (د) فرمانبردار

جواب: (ا) دوست

iv- حلال آمدنی کے ذرائع ہیں۔

(ا) چوری اور ذخیرہ اندوزی

(ب) رشوت اور وراثت

(ج) ملاوٹ اور تحفہ

(د) کھیتی باڑی اور تجارت

جواب: (د) کھیتی باڑی اور تجارت

3- حقوق العباد

(یتیم، بیوہ، معذور، مسافر)

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i: اسلام میں یتیم کے حقوق کیا ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔

جواب: مفہوم:

حقوق العباد سے مراد انسانوں کے حقوق ہیں۔ حقوق العباد کی اقسام میں رسول اللہ ﷺ کے حقوق، اپنی جان کے حقوق، رشتہ داروں، اولاد، ہمسایوں، یتیم، بیواؤں، معذوروں اور مسافروں کے علاوہ اہل اسلام اور غیر مسلموں کے حقوق شامل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ (المعجم الاوسط 222:4 رقم 5787)

ترجمہ: ''بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو''۔

یتیم کے حقوق:

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

وہ کم سن بچہ جس کا باپ فوت ہو گیا ہو یتیم کہلاتا ہے۔ سیدنا محمد ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے حقوق کا تحفظ یوں فرمایا کہ اسلامی معاشرے کے ہر فرد کو رغبت دلائی کہ وہ یتیم کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھے، اسے پیار کرے اور اس کے لیے فائدہ مند ہو اور اس کے مال و اسباب کی حفاظت کے ساتھ اس کی تعلیم و تربیت، حفاظت اور مناسب رشتہ دیکھ کر بیاہ کا انتظام کرے۔

دور جہالت میں عرب یتیموں کے ساتھ بدسلوکی کیا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝

(سورۃ الماعون: 1-2)

ترجمہ: کیا تو نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ii: اسلام نے بیوہ عورتوں کو کیا حقوق دیئے ہیں؟

جواب: بیوہ عورتوں کے حقوق:

اسلام سے قبل پوری دنیا میں ایسی عورتیں جن کے شوہر مر جائیں ان کے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا جاتا۔ کبھی انہیں وراثت کے طور پر تقسیم کیا جاتا، کبھی انہیں شوہر کی چتا کے ساتھ ہی جل کر مر جانے دیا جاتا یا پھر ساری عمر سوگ میں گزارنے کے کو کہا جاتا۔ غرض ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم رکھا جاتا۔

1- بیوہ عورتوں کے لامحدود سوگ کو صرف چند ماہ کے زمانے میں محدود کر دیا یعنی صرف چار مہینے دس دن کی عدت۔

2- اسلام نے بیوہ کو شوہر کی جائیداد میں بیوہ کا بھی حصہ رکھا اور شوہر کے ترکے میں اس کا مہر دینا بھی مقرر کیا ہے۔

3- بیوہ عورتوں کو دوسری شادی کی آزادی دی۔

4- رسول اللہ ﷺ نے بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوڑنے والا قرار دیا۔

5- وہ بیوہ عورتیں جو اپنے بچوں کو پالنے میں مشقت اٹھاتی ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ میں اور محنت مشقت کے سبب سے کالی پڑ جانے والی بیوہ قیامت کے دن مرتبہ میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔

6- آپ ﷺ نے بیوہ کی فضیلت میں فرمایا کہ: سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھولوں گا اور دیکھوں گا کہ ایک عورت مجھ سے بھی پہلے جنت میں داخل ہونا چاہتی ہے۔ میرے پوچھنے پر وہ کہے گی کہ میں بیوہ ہوں۔

iii: معذور افراد کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

جواب: معذور افراد کے حقوق:

اسلام نے صحت مند افراد کو معذور افراد کا مددگار اور سہارا بنایا ہے اور ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں باہمی ہمدردی اور باہمی تعاون کا درس دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق معذور افراد ہیں۔

جہاد جیسے عظیم فریضہ کی ادائیگی میں معذور افراد پر ان کی مجبوری کے باعث کچھ پوچھ نہیں رکھی گئی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

(سورۃ الفتح: 17)

ترجمہ: نہ تو اندھے پر گناہ ہے (کہ وہ سفر جنگ میں پیچھے رہ جائے) اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے۔

iv: مسافروں کے حقوق پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مسافروں کے حقوق: مسافر کے حقوق کے حوالے سے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ

(الروم: 38)

ترجمہ: اہل قرابت محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔

مسافر، سفر کے دوران اپنے گھر، وطن اور رشتہ داروں سے دور ہوتا ہے۔ مسافر دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو ہمارے پاس بطور مہمان ٹھہریں دوسرے وہ جن کے ساتھ ہم شریک سفر ہوں۔ مسافروں کے حقوق درج ذیل ہیں:

1- مسافر کے کھانے پینے اور آرام کا خیال کیا جائے۔

2- اس کے سامان کی حفاظت کی جائے۔

3- مسافر کی معاشی مدد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مصارف میں سے ایک مصرف ابن السبیل یعنی مسافر کا بھی قرار دیا ہے۔

4- مسافر کو دعا دی جائے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

Scanned with CamScanner

i: **عرب معاشرے میں یتیموں کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا؟**

جواب: عرب معاشرے میں طاقتور یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے تھے اوران کے ساتھ بدسلوکی کیا کرتے تھے۔

ii: **حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟**

جواب: حقوق العباد سے مراد یتیموں کے حقوق ہیں جن میں اپنی جان کے حقوق، رشتہ داروں، اولاد، ہمسایوں، یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور مسافروں کے علاوہ اہل اسلام اور غیر مسلموں کے حقوق شامل ہیں۔

iii: **یتیم کی کفالت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟**

جواب: یتیم اور بیوہ کی کفالت کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوڑنے والا قرار دیا گیا ہے۔

iv: **دور جہالت میں بیوہ کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا تھا؟**

جواب: دور جہالت میں بیوہ عورت کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وراثت میں ان کو کوئی حصہ نہ تھا۔ بلکہ انہیں وراثت سمجھ کر تقسیم کرلیا جاتا تھا۔ بیوہ کو اپنے خاوند کی چتا کے ساتھ جل مرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ یا پھر ساری عمر سوگ میں گزارنے کو کہا جاتا تھا۔

v: **مسافر کو کس طرح رخصت کرنا چاہیے۔**

جواب: مسافر کو دعا کے ساتھ رخصت کرنا چاہیے۔

vi: **معذور کے ساتھ حسن سلوک کیوں ضروری ہے؟**

جواب: معذور چونکہ مجبور ہوتا ہے لہٰذا ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

i- اہل قرابت اور محتاجوں اور ___مسافروں___ کو ان کا حق دیتے رہو۔

ii- جس شخص کے پاس کوئی زائد سواری ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی ___سواری___ کسی ضرورت مند کو دے دے۔

iii- بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے کو ___نفع___ پہنچائے۔

iv- صاحب جائیداد متولی یتیموں کی جائیداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کا ___معاوضہ___ نہ لے۔

v- بیوہ عورت اور ___مساکین___ پر خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مانند ہے۔

vi- نہ تو اندھے پر ___گناہ___ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے۔

vii- معذور افراد سے ___ہجرت___ جیسا فرض بھی معاف کر دیا گیا ہے۔

viii- جو رحم نہیں کرتا اس پر ___رحم___ نہیں کیا جاتا۔

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- حقوق العباد سے مراد حقوق ہیں۔

(ا) مسلمانوں کے　(ب) کافروں کے
(ج) اللہ تعالیٰ کے　(د) بندوں کے

جواب: (د) بندوں کے

ii- بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو

(ا) نفع پہنچائے　(ب) مال دے
(ج) وعظ و نصیحت کرے　(د) تنگ کرے

جواب: (ا) نفع پہنچائے

iii- یتیم کی جمع ہے۔

(ا) یتیموں　(ب) یتامیٰ
(ج) یتمیٰ　(د) ایامیٰ

جواب: (ب) یتامیٰ

iv- بیوہ عورت کے سوگ کی مدت ہے۔

(ا) چار ماہ دس دن　(ب) تین ماہ
(ج) دو ماہ　(د) چار ماہ

جواب: (ا) چار ماہ دس دن

v- مہر حق ہے۔

(ا) بیوی کا　(ب) خاوند کا
(ج) باپ کا　(د) ساس کا

جواب: (ا) بیوی کا

4- کاروبار میں دیانت

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

i: **کاروبار میں دیانت کے بارے میں اسلامی تعلیمات لکھیں۔**

جواب:

دیانتداری سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "میری امت کا نو حصے رزق تجارت میں ہے"۔ رسول اللہ ﷺ نے کاروبار میں دیانتداری کی ایسی مثال

Info Hub HRMS STS SED

Scanned with CamScanner

قائم کی کہ دشمن بھی انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی دیانتداری دیکھ کر ہی آپ ﷺ کو نکاح کا پیغام پہنچایا۔

ii: کاروبار میں بددیانتی سے کیا مراد ہے؟

جواب: سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی اسی لیے وہ تباہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: بربادی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لیے جب وہ لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب لوگوں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کو نقصان پہنچاتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کاروباری دیانت کا سبق دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور وزن کو ٹھیک رکھو انصاف کے ساتھ اور تول کو کم نہ کرو۔

iii: کاروبار میں امانت داری کے فوائد لکھیں۔

جواب: کاروبار میں امانت داری کے فوائد: سچائی اور امانت داری پر کی گئی تجارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

1- امانت داری سے کی گئی تجارت سے حلال روزی کمانے کے ذرائع میں اضافہ ہوتا ہے۔

2- جھوٹ اور بددیانتی سے معاشی استحصال کو فروغ ملتا ہے جبکہ امانتداری سے کی گئی تجارت اور کاروبار سے معاشرے کی معاشی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ افراد امانت اور سچائی کے اصولوں کو اختیار کرتے ہیں اور دھوکے اور بددیانتی سے اجتناب کرتے ہیں۔

3- معاشرتی بدامنی کے خاتمے میں مدد ملتی ہے کیونکہ ہر شخص حلال ذرائع سے روزی کمانے میں مصروف عمل ہوتا ہے اور دوسروں کے اموال ناجائز اور حرام طریقے سے نہیں کھاتا۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: نبی اکرم ﷺ نے ایماندار تاجر کے لیے کیا فرمایا ہے۔

جواب: ایمان دار تاجر کی دعائیں بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتی ہیں۔

v: کاروبار میں نرم رویہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان لکھیں۔

جواب: کاروبار میں نرم رویہ رکھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو کاروبار میں نرم رویہ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرتا ہے۔

iii: کس پیغمبر کی قوم کاروبار میں بددیانتی کا ارتکاب کرتی تھی؟

جواب: حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کاروبار میں بددیانتی کرتی تھی۔

iv: کن دو فرائض میں غفلت کی وجہ سے اگلی قومیں ہلاک کردی گئیں۔

جواب: ملاوٹ کرنے والے اور ناپ تول میں کمی کرنے والی قوموں کو ہلاک کر دیا گیا۔

v: ذخیرہ اندوزی کی مذمت کے بارے میں حدیث کی روشنی میں تحریر کریں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "جو شخص کسی خوراک کو چالیس دن تک ذخیرہ کرے تو اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔

vi: جھوٹ اور بددیانتی معیشت پر کیا اثر ڈالتی ہے؟

جواب: جھوٹ اور بددیانتی کرنے والے کی مستقل آمدنی یقیناً گھٹ جاتی ہے اور معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔

سوال 3: درست الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

i- امت مسلمہ کا __نو__ حصے رزق تجارت میں ہے۔

ii- انسان کے لیے سب سے بہتر کمائی __اس کے ہاتھ کی کمائی__ ہے۔

iii- سیدنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے __دیانت داری__ دیکھ کر رسول اکرم ﷺ کو نکاح کا پیغام دیا۔

iv- رزق حلال کی تلاش کو __جہاد__ قرار دیا گیا ہے۔

v- کاروبار میں دیانت داری یہ ہے کہ تاجر اپنا مال بیچنے کی غرض سے __جھوٹ__ نہ بولیں۔

سوال 4: درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- رزق کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔

(ا) تعلیم میں (ب) کھیتی باڑی میں

(ج) تجارت میں (د) صنعت وحرفت میں

جواب: (ج) تجارت میں

ii- کاروباری بددیانتی میں مبتلا تھی۔

(ا) سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم

(ب) سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی قوم

(ج) سیدنا ہود علیہ السلام کی قوم

(د) سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

جواب: (ا) سیدنا شعیب علیہ السلام کی قوم

iii- ذخیرہ اندوزی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ بری ہوتا ہے۔

(ا) 40دن تک (ب) 35دن تک

(ج) 45دن تک (د) 30دن تک

جواب: (ا) 40دن تک

iv- کم تولنے والوں کے لیے ہے

(ا) ویل (ب) فلاح

(ج) اچھابدلہ (د) نقصان

جواب: (د) نقصان

v- وہ ہم میں سے نہیں جس نے

(ا) جھوٹ بولا (ب) وعدہ خلافی کی

(ج) دھوکہ دیا (د) ملاوٹ کی

جواب: (ج) دھوکہ دیا

5- نظم وضبط اور قانون کا احترام

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

i: نظم وضبط سے کیا مراد ہے۔قرآن مجید سے نظم وضبط کی مثال دیں۔

جواب: کسی کام کو قاعدوں کے مطابق چلانا اور کام کرنا نظم وضبط کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام سیاروں، ستاروں اور کائنات کو ترتیب اور نظم وضبط کا پابند بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔'' اسی نظم وضبط اور قاعدے قانون کی پاسداری کے متعلق ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: ''اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کیا کہ ترازو (سے تولنے میں) حد سے تجاوز نہ کریں۔''

ii: اسلامی عبادات کس طرح نظم وضبط اور قانون کا احترام سکھاتی ہیں؟

جواب: ہم نمازیں وقت کی پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ رمضان شریف ایک مقررہ وقت پر آتا ہے۔ مسلمان وقت مقررہ پر روزے رکھتے ہیں اور وقت مقررہ پر افطار کرتے ہیں۔ موسم اپنے مقررہ وقت پر آتے ہیں۔ فصلیں مقررہ وقت پر پکتی ہوئی دیکھتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ہمیں نظم وضبط کا پابند بناتی ہیں۔

iii: طلبہ کی زندگی میں نظم وضبط اور قانون کے احترام کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: معاشرے میں

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: قانون کسے کہتے ہیں؟

جواب: قواعد وضوابط کو قانون کہا جاتا ہے۔

ii: قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنے کو قانون کا احترام کرنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کام انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

iii: زمین میں فساد سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین میں فساد پھیلانا دراصل قانون کی پابندی اور احترام نہ کرنا ہے۔

iv: پچھلی امتیں کس گناہ کی پاداش میں ہلاک کی گئیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم سے پہلی امتیں اسی لیے ہلاک کی گئیں کہ ان میں سے جب کوئی باعزت شخص جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور کمزور شخص جرم کرتا تو اسے سزا دی جاتی''۔

v: صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قانون کا احترام کس طرح کرنا سکھایا؟

جواب: صلح حدیبیہ کے موقع پر جب سیدنا ابوجندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار سے بھاگ کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آگئے تو کفار کے واپس مانگنے پر صلح حدیبیہ کی شرائط کے مطابق انہیں واپس کر دیا گیا۔

سوال 3: درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- اللہ تعالیٰ نے نظم وضبط کا پابند بنایا ہے۔

(ا) انسانوں کو (ب) نباتات وجمادات کو

(ج) حیوانات کو (د) تمام کائنات کو

جواب: (د) تمام کائنات کو

ii- ترازو میں بے اعتدالی ہے۔

(ا) نظم وضبط سے انحراف

(ب) قوانین کی پاسداری سے انحراف

(ج) عہد سے انحراف

(د) مندرجہ بالا سب چیزوں سے انحراف

Info Hub HRMS SIS SED
Scanned with CamScanner

جواب: (د) مندرجہ بالا سب چیزوں سے انحراف

-iii قیامت کے دن انسان اڑتے پھریں گے۔
(ا) مکھیوں کی مانند (ب) روئی کی مانند
(ج) ذروں کی مانند (د) پتنگوں کی مانند

جواب: (د) پتنگوں کی مانند

-iv اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو زمین کے لیے بنا رکھا ہے۔
(ا) کیلیں (ب) کھونٹیاں
(ج) ہتھوڑیاں (د) کانٹے

جواب: (ا) کیلیں

-v اوقات مقرر کرنے سے انسان اپنے کام انجام دیتا ہے۔
(ا) سستی سے (ب) بے دلی سے
(ج) مستعدی سے (د) خلوص سے

جواب: (ج) مستعدی سے

-vi اہل ایمان کی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی نمازوں کی
(ا) پابندی کرنے والے ہوتے ہیں
(ب) حفاظت کرنے والے ہوتے ہیں
(ج) نگرانی کرنے والے ہوتے ہیں
(د) مندرجہ بالا تمام

جواب: (د) مندرجہ بالا تمام

-vii روزہ میں سحر و افطار کی پابندی
(ا) سنت ہے (ب) ضروری ہے
(ج) پسندیدہ ہے (د) اچھی ہے

جواب: (ب) ضروری ہے

-viii حج کے دوران نہیں کرنا چاہیے
(ا) گالی گلوچ (ب) لین دین
(ج) تجارت (د) سفر

جواب: (ا) گالی گلوچ

سوال 4: درست الفاظ سے خالی جگہ پر کریں۔

-i سورج اور چاند حساب سے ہیں۔
-ii قیامت کے دن لوگ پتنگوں کی مانند ہوں گے۔
-iii تمام عبادات پابندی سکھاتی ہیں۔
-iv اور زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔
-v قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی تھی۔

6- اتحاد ملی

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

:i اتحاد ملی کیوں ضروری ہے؟ دلائل دیں۔

جواب: امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق وقت کی اہم ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے وطن کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے اسلامی اصولوں پر چلیں اور ہمیں کام کی ابتدا اپنے گھر سے کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو''۔

اتحاد ملی کے لیے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کے احکامات ہر لمحے ہمارے پیش نظر رہیں اور ہم لسانی، جغرافیائی اور علاقائی عصبیتوں سے بالاتر ہو کر سوچیں اور یہ کہ تمام مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

:ii تمام عبادات اتحاد کا سبق دیتی ہیں۔ کس طرح؟ وضاحت کریں۔

جواب: تمام اسلامی عبادات مسلمانوں کے اندر اتحاد و اتفاق بڑھانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج سب کی ادائیگی اتحاد و اتفاق اور یگانگت کی ترویج کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام اخلاقی تعلیمات جو اسلام کا خاصہ ہیں وہ مسلمانوں کو نیک ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہونے کا درس دیتی ہیں۔

امت مسلمہ کا اتحاد و اتفاق وقت کی اہم ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پیارے وطن پاکستان کو ترقی یافتہ بنانے کے لیے اسلامی اصولوں پر چلیں اور ہم میں سے ہر ایک اس نیک کام کی ابتدا اپنے گھر سے کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو۔

:iii قرآنی آیات کی روشنی میں اخوت اور اتحاد ملی پر مضمون لکھیں۔

جواب: 1- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

-2 اے اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

-3 اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی میں مت پڑو۔

Info hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

iv: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے اتحاد ملی کو مضبوط کرنے کے لئے کیا ہدایات ارشاد فرمائیں؟

جواب: 1- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

2- کوئی اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہ رکھے۔

3- مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ کسی اور کو ظلم کرنے دیتا ہے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i- اتحاد کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کا معنی بتائیں؟

جواب: ''اتحاد'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''ایک ہونا''۔

ii: اخوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اخوت کا معنی ہے بھائی چارہ۔ قرآن مجید میں تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی کہا گیا ہے۔

iii: امت مسلمہ کے تصور کو واضح کرنے کے لیے ایک حدیث لکھیں۔

جواب: امت مسلمہ کے متعلق رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے ''باہمی شفقت و مہربانی میں تم اہل ایمان کو ایک جسد کی مانند دیکھو گے اگر اس کے جسم کا ایک عضو دکھ میں مبتلا ہو تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کا ساتھ دیتا ہے''

iv: اگر مسلمانوں کے درمیان تنازعہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر دو مسلمان بھائیوں کے درمیان تنازعہ ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرا دیا کرو۔

v: امت مسلمہ کا اتحاد کیوں ضروری ہے؟

جواب: کفار مسلمانوں کو چن چن کر مار رہے ہیں۔ کبھی عراق میں جنگ چھیڑ دیتا ہے تو کبھی شام میں۔ کبھی افغانستان میں تو کبھی پاکستان میں۔ لہٰذا تمام ممالک کے مسلمانوں کو ایک ہو جانا چاہیے تا کہ سب مل کر دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

i- اگر مومنوں میں سے کوئی دو ___فریق___ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔

ii- اسلامی عبادات مثلاً نماز ___روزہ___ زکوٰۃ، حج اتحاد ملی کا درس دیتی ہیں۔

iii- اور آپس میں تنازع نہ کرو پس تمہارے اندر ___کمزوری___ واقع ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

iv- تمام مسلمان ___بھائی بھائی___ ہیں۔

v- باہمی شفقت و مہربانی میں تم اہل ایمان کو ایک ___جسد___ کی مانند دیکھو گے۔

vi- تم سب مل کر اللہ کی ___رسی___ کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

vii- اخوت کا معنی ___بھائی چارہ___ ہے۔

viii- بھائی چارہ ایک ___نعمت___ ہے۔

ix- پاکستان کو ___ترقی یافتہ___ بنانے کے لیے اسلامی اصولوں پر چلیں۔

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- اتحاد کا لفظ ہے۔

(ا) عربی کا ✓　(ب) فارسی کا

(ج) اردو کا　(د) فرانسیسی کا

ii- اخوت کا معنی ہے۔

(ا) دوستی　(ب) بھائی چارہ ✓

(ج) رشتہ داری　(د) برادری

iii- اللہ تعالیٰ کی رسی کو تھامنے سے مضبوط ہوتا ہے۔

(ا) ملک　(ب) عدل

(ج) معاشرہ　(د) اتحاد ملی ✓

iv- اسلام کے آنے سے قبل لوگ آپس میں تھے۔

(ا) بھائی　(ب) دوست

(ج) خیر خواہ　(د) دشمن ✓

v- اختلافات کی صورت میں بھائیوں کے درمیان کروا دو۔

(ا) لڑائی　(ب) صلح ✓

(ج) فساد　(د) تینوں غلط ہیں

7- جہاد

سوال 1: درج ذیل سوالات کے جواب دیں۔

i: جہاد فی سبیل اللہ کا مفہوم بیان کریں۔

جواب:

جہاد فی سبیل اللہ یہ ہے کہ اللہ کے دین میں خود کو پورے کے پورے داخل کر لیا جائے اور اس راہ میں دوسرے بندوں تک دین

پہنچانے کے لیے پوری کوشش کرے جو اس کے بس میں ہو اور اپنی ساری قوتیں اس مقصد کے حصول کے لیے صرف کر دی جائیں۔

ii: مسلح جہاد کے مقاصد بیان کریں؟

جواب: مسلح جہاد کی اجازت صرف ان دو مقاصد کے لئے دی گئی ہے

(1) اپنے دفاع اور حفاظت کے لیے یعنی کوئی خطرہ ہو اور اس کی حفاظت ضروری ہو جائے تو ہتھیار اٹھائے جائیں۔

(2) فتنہ ختم کرنے کے لیے یعنی جب کوئی آپ کے مسلمان بھائیوں پر ظلم کر رہا ہو ان کو زبردستی دین سے دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہو اور اس سلسلے میں دعوت دین کے قانونی راستے بند کیے جا رہے ہوں تو اس فتنے کو ختم کرنے کے لیے طاقت استعمال کی جا سکتی ہے اس موقع پر جہاد بہت ضروری ہو جاتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ: ''اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں اور بچوں کی حمایت میں نہیں لڑتے جو کمزور پا کر دبا دیے گئے ہیں اور اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں ان ظالم لوگوں سے بچا اور ہمارے لیے اپنے ہاں سے مددگار بھیج۔''

سوال 2: جہاد کے مقاصد بیان کریں۔

جواب: جہاد کے مقاصد:

i- اپنے دفاع اور حفاظت کے لیے:

جب کوئی دشمن آپ پر حملہ کرے تو اسلامی ریاست کی حفاظت کے لیے ہتھیار اٹھائے جائیں۔

ii- فتنہ دفع کرنا:

جب مسلمانوں کو اپنے بنائے ہوئے قوانین سے زیر کیا جائے۔ بندوں تک ان کے خالق کا پیغام نہ پہنچنے دیا جائے اور دعوت دین کے قانونی راستے بند کیے جائیں تو ان کے سدباب کے لیے اور اس فتنے کو ختم کرنے کے لیے جہاد کرنا فرض بن جاتا ہے۔

iii- مظلوموں کی مدد:

اگر کہیں مسلمانوں پر ظلم کیا جا رہا ہو تو ان کی مدد کرنا فرض ہے اور جہاد کرنا چاہیے۔

iv- عہد شکنی:

اگر ملک کے اندر یا باہر عہد شکنی کرے تو اس کا مزا چکھانے کے لیے جہاد فرض ہو جاتا ہے۔

سوال 3: طلباء جہاد میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب: طلباء ایک طالب علم کی حیثیت سے اگرچہ جہاد میں حصہ نہیں لے سکتے مگر جہاد کی تیاری کے سلسلے میں مالی امداد مہیا کر کے جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مجاہدین کے گھر والوں کی خدمت اور مدد میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بہتر سے بہتر تعلیم حاصل کر کے جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

سوال 4: فتنہ کا مفہوم اور اس کی حقیقت بیان کریں۔

جواب: فتنہ:

فتنہ کا مطلب ہے کہ اسلام کے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں۔ لوگوں کو اسلام کی تبلیغ اور اس کی اشاعت کا حق نہ دیا جائے اور انہیں مالک حقیقی کی بندگی سے روکا جائے۔ یہ ایسا ظلم ہے جس سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں۔ یہ قتل سے بھی بڑا ظلم ہے۔ کیونکہ قتل کے ذریعے تو انسان کو محض چند روز زندگی سے محروم کر دیا جاتا ہے لیکن اگر کسی کو اطاعت الٰہی سے روکا جائے اور پروردگار حقیقی کا بندہ بننے سے روکا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصل زندگی تباہ کر دی گئی اور اسے آخرت کی ہمیشہ کی زندگی کی بے پایاں نعمتوں سے محروم کر دیا گیا۔

سوال 5: مجاہدین کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: مجاہدین کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت تلواروں کے سایے میں ہے یعنی حصول جنت بغیر جہاد کے مشکل ہے۔ جو شخص اسلام کے لیے اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا جان دے دے اسے شہید کہتے ہیں اور اسلام میں شہید کا درجہ اس قدر بلند ہے کہ اسے ''مردہ'' کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہے۔ اپنے پروردگار کے پاس سے ''رزق'' پا رہا ہے۔ البتہ تمہیں اس کی زندگی کا شعور نہیں ہے۔

جہاد کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ اسے اسلام نے مالی جہاد قرار دیا ہے۔ جو لوگ جہاد میں شامل ہونے کے لیے اپنے گھر بار چھوڑ کر اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے ہیں ان کے گھر والوں کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ کسی بھی مشکل وقت میں ان کی مدد کی جائے۔ ان کے مسائل حل کیے جائیں۔ اور ان کی جان، مال، عزت اور جائیداد کی حفاظت کی جائے۔

جو خوش نصیب مسلمان جہاد میں شہادت کا مرتبہ حاصل کر لیں ان کے خاندان کی دیکھ بھال تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ ان کے گھر والوں کی کفالت، ان کے کھانے پینے، لباس، علاج اور مکان کا بندوبست کیا جائے۔ ان کے بچوں کی تعلیم و تربیت اور تمام تعلیمی ضروریات کا انتظام کیا جائے۔

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner

سوال 6: خالی جگہ پر کریں۔

-i جہاد <u>قیامت</u> تک جاری رہے گا۔

-ii مسلمان اللہ تعالیٰ کی <u>رضا</u> کے لیے جہاد کرتا ہے۔

-iii جو شخص جہاد میں حصہ لیتا ہے اسے <u>مجاہد</u> کہتے ہیں۔

-iv جو شخص جہاد میں مارا جائے اسے <u>شہید</u> کہتے ہیں۔

-v جس نے مجاہد کے گھر والوں کی خبر گیری کی اس نے بھی <u>جہاد</u> میں حصہ لیا۔

-vi شہید کو <u>مردہ</u> کہنے کی اجازت نہیں۔

باب پنجم

مشاہیر اسلام

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں۔

:i سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخاوت پر جامع تبصرہ کریں۔

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی سخی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ کی راہ میں کسی سائل کو محروم نہ فرماتی تھیں۔ قبیلہ بنی سلیم کا ایک بوڑھا شخص جب مسلمان ہوا۔ وہ بھوکا تھا۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں لے کر دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے گھر کھانے کے لیے گئے مگر کہیں سے کچھ نہ ملا۔ پھر انہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آج گھر کے سب افراد کو تین دن سے فاقہ ہے۔ مگر میں انہیں خالی ہاتھ نہ جانے دوں گی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی چادر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی کہ وہ شمعون یہودی کے ہاں لے جائیں اور اس کے بدلے کچھ اناج لے آئیں۔ آپ چادر کے بدلے کچھ اناج لائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پیس کر روٹیاں تیار کیں اور ساری کی ساری اس بوڑھے شخص کو دے دیں۔

:ii مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے قبل سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی پر روشنی ڈالیں۔

جواب:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن ہی سے بہت سنجیدہ تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شخصیت میں سادگی، ذہانت اور عقل مندی نمایاں تھی۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ کے کسی رشتہ دار کی شادی تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تمام بیٹیوں کے لیے اچھے کپڑے اور زیور بنوائے لیکن سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سادہ لباس ہی کو ترجیح دی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ذہین تھیں اور حافظہ بھی تیز تھا۔ جو کچھ اپنے والد رسول خدا ﷺ سے لیتیں اپنے حافظہ میں محفوظ کر لیتی تھیں۔ بعثت کے دسویں سال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں تو آپ غمگین رہنے لگیں چنانچہ والد کی وفات کے تقریباً چھے ماہ بعد فوت ہو گئیں۔

:iii سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز کیا تھا؟

جواب: نبی اکرم ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو جہیز میں ایک بستر، ایک تخت، چمڑے کا تکیہ، ایک مشکیزہ، مٹی کے دو برتن، آٹا پیسنے کی ایک چکی۔ ایک پیالہ، دو چادریں ایک تکیہ ایک جائے نماز دیا۔

:iv رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں کیا سرگوشی فرمائی تھی؟

جواب: پہلی دفعہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کان میں سرگوشی کی کہ میں عنقریب آپ سے جدا ہونے والا ہوں۔ دوسری بار یہ کہا کہ آپ جنت میں خواتین کی سردار ہوں گی۔

:v سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے نام بتائیں۔

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں جن میں سے دو (ایک بیٹا اور ایک بیٹی) تو بچپن ہی میں فوت ہو گئیں تھیں۔ آپ کی اولاد کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

-vi سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال کب ہوا؟

جواب: آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 3 رمضان المبارک 11ھ میں آپ ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد رحلت فرما گئیں۔

-vii حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے جنازہ اور غسل کے بارے میں کیا تاکید فرمائی تھی؟

جواب: حضرت سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ''جب میری وفات ہو جائے تو تم اور سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مل کر مجھے غسل دینا۔ چنانچہ اسی طرح ہوا۔

سوال i: سیدنا رسول اللہ ﷺ کی نسل کا سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے چلا۔ وضاحت کریں۔

جواب: حضور ﷺ کی نرینہ اولاد تو بچپن ہی میں فوت ہو گئی۔ آپ ﷺ کی بیٹیوں میں سے بھی سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ لہٰذا حضور ﷺ کی نسل کا سلسلہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چلا۔

سوال ii: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کون کون سے القاب دیئے گئے۔

جواب: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کئی القاب سے نوازا گیا۔ مثلاً الزہرا و (تازہ پھول کی طرح پاکیزہ)، سیدہ نساء العلمین (تمام دنیا کی عورتوں کی سردار)، طاہرہ، مطہرہ، راضیہ، مرضیہ اورزاکیہ۔

سوال 2: درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت کے اعلان سے قبل پیدا ہوئیں۔

(ا) چھ سال قبل (ب) سات سال قبل
(ج) ایک سال قبل (د) پانچ سال قبل ✓

ii- زہراء کا مطلب ہے۔

(ا) اللہ کی سچی بندی
(ب) رسول اللہ ﷺ کے جگر کا ٹکڑا
(ج) جنتی عورتوں کی سردار
(د) تازہ پھول کی طرح پاکیزہ ✓

iii- سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں۔

(ا) بعثت نبوی کے نویں سال
(ب) بعثت نبوی کے دسویں سال ✓
(ج) بعثت نبوی کے گیارہویں سال
(د) بعثت نبوی کے بارہویں سال

جواب: (ب) بعثت نبوی کے دسویں سال

iv- ایک کافر نے کس کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر اوجھڑی رکھ دی۔

(ا) ابولہب کے کہنے پر
(ب) ابوجہل کے کہنے پر ✓
(ج) ابوحکم کے کہنے پر
(د) عبدالعزیٰ کے کہنے پر

v- رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل وعیال کو مدینہ منورہ لانے کے لیے بھیجا

(ا) سیدہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(ب) سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ✓
(ج) سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(د) سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمد بن قاسمؒ

سوال 1: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب زیں۔

i: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب:

محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ صرف چودہ سال کی عمر میں ہی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر ترقی کر گئے تھے۔ وہ ایک ذہین منتظم اور ایک مدبر جرنیل تھے۔ ان کے اندر فطرتی طور پر پھرتی اور جوشیلا پن تھا۔ وہ پیدائشی قائدانہ صلاحیتیں رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ ایک بہترین عربی شاعر، محب وطن، سیاستدان اور اعلیٰ درجے کے منتظم تھے۔ ان کی ذہانت اور خوداعتمادی کے باعث صرف سترہ سال کی عمر میں ہی وہ ایک عظیم جرنیل بن چکے تھے۔ وہ ایک عظیم عرب فاتح تھے۔

ولید اول کے دور میں جب حجاج بن یوسف کو مشرقی صوبوں کا گورنر بنایا گیا تو اس وقت حجاج کی فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں کچھ لوگ باغی ہو کر سندھ میں آ کر پناہ گزین ہو گئے۔ راجہ داہر جو اس وقت سندھ کا حکمران تھا اس نے حجاج کے باغیوں کی واپسی کے مطالبے کے باوجود انہیں اپنے پاس پناہ گزین رکھا۔ حجاج بن یوسف نے پے در پے سندھ پر فوجی حملے کروائے لیکن صورتحال قابو میں نہ آئی پھر اس نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کی کمان میں ایک فوج بھیجی۔ محمد بن قاسم نے سراج کے راستے سے سندھ کی جانب چڑھائی کی۔

ii: کن واقعات کی بنا پر سندھ کی فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔

جواب: شاہ سندھ کا مسلمانوں کے خلاف مدد:

ایران کی مہم کے دوران سندھ کے حکمرانوں نے مسلمانوں کے خلاف فوجی دستے بھیجے تھے۔

حجاج بن یوسف کے باغی:

حجاج بن یوسف سے بغاوت کرنے والے کچھ لوگ سندھ آ کر آباد ہو گئے تھے۔

مسلمانوں کا سندھ کے قزاقوں سے لٹنا:

سندھ کی بندرگاہ دیبل پر سندھ کے قزاقوں نے مسلمانوں

کے ایک بحری بیڑے کو لوٹ لیا جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔

iii: سندھ کی فتح پر نوٹ لکھیں۔

جواب: سندھ پر حملے کی وجوہات کی بنا پر حجاج بن یوسف نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو سپہ سالار بنا کر سندھ کی طرف بھیجا۔ محمد بن قاسم سب سے پہلے مکران پہنچا۔ یہاں کے گورنر نے اس کی بھرپور مدد کی۔ 712ء میں محمد بن قاسم اپنی فوج کے ساتھ دیبل پہنچا۔ مسلمان فوج اور دیبل کے محافظوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ پھر محمد بن قاسم نے نیرون (نیا نام حیدر آباد) کا رخ کیا اس کے بعد سہون اور پھر سیسام کی طرف چلا۔ اس کے بعد اسے راوار میں نہ صرف ہندو راجاؤں بلکہ راجہ داہر سے بھی مقابلہ ہوا اور فتح حاصل کی۔ یہاں سے برہمن آباد پھر ملتان اس طرح راجہ داہر کی پوری سلطنت پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور 716ء میں محمد بن قاسم نے برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا پرچم لہرایا۔

iv: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی لکھیں۔

جواب: محمد بن قاسم کا پورا نام امیر عماد الدین محمد بن قاسم ثقفی تھا۔ وہ طائف کے شہر میں 75 ہجری 694ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام قاسم تھا اور وہ بصرہ کے گورنر تھے۔ ابھی آپ بچپن میں ہی تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ معاشی حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے فوج میں ملازم ہو گئے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے گئے۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کون تھے؟

جواب: ان کے والد کا نام قاسم تھا اور وہ بصرہ کے گورنر تھے۔ ابھی آپ بچے ہی تھے کہ والد وفات پا گئے۔ معاشی حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم بھی حاصل نہ کر سکے۔ لڑکپن ہی میں وہ دمشق کی فوج میں ملازم ہو گئے۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے فوج میں اعلیٰ عہدہ پر لگائے گئے۔ آپ مشرقی صوبوں کے گورنر حجاج بن یوسف کے بھتیجے تھے جنہوں نے ہندوستان میں پہلی دفعہ مسلم حکومت کی بنیاد رکھی۔

ii: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کس عمر میں ہوئی اور کہاں؟

جواب: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بائیس سال کی عمر میں قید خانے میں وفات پائی۔

iii: حجاج بن یوسف کون تھا؟

جواب: حجاج بن یوسف محمد بن قاسم کے چچا اور مشرقی صوبوں کے گورنر تھے۔

iv: راجہ داہر کون تھا؟

جواب: راجہ داہر سندھ کا حکمران تھا۔

v: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج کے پاس کتنی منجنیقیں تھیں؟ سب سے بڑی منجنیق کا نام لکھیں۔

جواب: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج کے پاس پانچ منجنیقیں تھیں جن میں سے بڑی منجنیق کا نام عروس تھا۔

vi: سندھ کس خلیفہ کے عہد میں فتح ہوا؟

جواب: سندھ ولید بن عبدالملک کے عہد میں فتح ہوا۔

vii: محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا طرز حکومت کیسا تھا؟

جواب: محصول اور ٹیکس دینے والے لوگوں کو حق زندگی دیا گیا تھا یعنی ان کے جان و مال کی حفاظت حکومت کے ذمے تھی۔ مساجد بنائیں اور ان کی آمدنی کے ذرائع پیدا کیے۔ قاضی مقرر کیے گئے اور دوستانہ طرز حکومت قائم کی۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

i- محمد بن قاسم طائف کے شہر میں 75 ہجری میں پیدا ہوئے۔

ii- لڑکپن کی عمر میں وہ دمشق کی فوج میں ملازم ہو گئے۔

iii- حجاج بن یوسف مشرقی صوبوں کے گورنر تھے۔

iv- سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں پہلی دفعہ ہندوستان تک پہنچنے کی کوشش کی گئی۔

v- سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں سیدنا عبداللہ ابن عمر نے سیستان کو فتح کیا۔

vi- سندھ کا علاقہ بنجر اور سیم زدہ تھا۔

vii- محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں چھ ہزار فوجی شامل تھے۔

سوال 4: درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی کمان میں فوج سب سے پہلے پہنچی۔

(ا) سندھ میں (ب) مکران میں ✓

(ج) سیستان میں (د) اروڑ میں

ii- محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں سب سے بڑی منجنیق کا نام تھا۔

(ا) عرس (ب) عریس

(ج) عروسہ (د) عروس ✓

Scanned with CamScanner

iii- دیبل میں شدید پہرہ تھا۔

(ا) راجاؤں کا (ب) راناؤں کا

✓ (ج) برہمنوں کا (د) چھوٹی جاتیوں کا

iv- خلیفہ ولید بن عبدالملک خلیفہ تھا

(ا) عباسی (ب) فاطمی

✓ (ج) اموی (د) علوی

v- محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے ''نیرون'' فتح کیا جسے بعد میں ____ کہا جاتا ہے۔

(ا) قاسم آباد (ب) جیکب آباد

✓ (ج) حیدر آباد (د) کریم آباد

بوعلی سینا

سوال 1: درج ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

i: بوعلی سینا کا تعارف اور حالات زندگی کے بارے میں لکھیں۔

جواب: تعارف اور حالات زندگی:

بوعلی سینا ایک نامور حکیم، ماہر حیاتیات وطبیعات تھے۔ ان کا پورا نام شیخ حسین بن عبداللہ بن علی سینا تھا۔ وہ 980ء کو بخارا کے ایک قصبے ''خرتین'' میں پیدا ہوئے۔ ان کے نام کے ساتھ ''سینا'' جا جزوان کے آباء واجداد کے نام پر تھا۔ ان کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد ان کا خاندان بخارا آ گیا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم رواج کے مطابق حاصل کی۔ یہاں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بہت سی کتب پڑھیں۔ دس برس کی عمر تک اتنا علم حاصل کر لیا تھا کہ لوگ حیرت کا شکار ہو جاتے تھے۔

ii: بوعلی سینا کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: ابتدائی تعلیم:

بوعلی سینا کے والد علم وفن کو دوست رکھنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو ایک ریاضی دان محمود مساح کے سپرد کیا جو پیشہ کے اعتبار سے سبزی فروش تھے۔ ان سے تعلیم وتربیت کے دوران ہی علم وفن کے ایک بڑے استاد جو فلسفہ اور منطق کے ماہر تھے ابوعبداللہ ناتلی بخارا آئے چنانچہ آپ کے والد نے انہیں ان کے پاس تعلیم کے لیے بھیجنا شروع کر دیا۔

ابوعبداللہ ناتلی ایک مشہور اور قابل فلسفی تھے لیکن وہ اپنے شاگرد کی ذہانت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہی کے زیر سایہ بوعلی سینا نے ''اقلیدس'' اور ''مجسطی'' مشہور فنی کتابوں کی تعلیم حاصل کی۔ شاگرد کے ذوق اور ذہانت کے غیر معمولی جوہر دیکھ کر استاد نے انہیں کتابیں خود سے پڑھ کر سمجھنے کی تلقین کی۔ بوعلی سینا نے جب خود سے فلسفہ اور منطق کی کتب کا مطالعہ کیا تو وہ اپنی کوشش اور مطالعے سے ان نکات کو بھی سمجھ گئے جنہیں ان کے استاد نہ سمجھا پائے تھے۔ اس دوران انہوں نے ہر مسئلہ کا حل نکالنے سے پہلے وضو کر کے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی آپ جب بھی کسی مسئلے پر غور وفکر کرتے تو وہ مسئلہ خود بخود ان کی سمجھ میں آ جاتا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے علم کے دروازے ان پر کھلتے چلے گئے۔

فلسفہ کے بعد بوعلی سینا نے علم طب کی طرف توجہ دی۔ یہاں بھی انہوں نے طب سے متعلقہ کتب کا مطالعہ خود ہی کیا اور طب کے ماہر ہو گئے حتیٰ کہ اپنا مطب کھول لیا اور دور دور سے علماء وفضلاء بھی ان سے استفادہ کے لیے آنے لگے۔ علم طب کے بعد انہوں نے علم فقہ کا مطالعہ شروع کر دیا اس وقت ان کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ انہوں نے مطالعے کی رفتار اور بھی تیز کر دی اور منطق اور فلسفے کی کتب کو پھر سے پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ پوری پوری رات کتب کے مطالعے میں مصروف رہتے اور دن بھی مطالعہ میں گزرتا۔

iii: بوعلی سینا کی تصنیف وتالیف کی تفصیل لکھیں۔

جواب: بوعلی سینا نے فلسفہ، منطق، علم طب، علم فقہ کے علاوہ شعر وادب اور دیگر موضوعات پر بھی کتابیں لکھیں۔ علم عروض پر کتاب اپنے ہمسائے کی سفارش پر لکھی۔ اسی طرح آپ نے فقہ کی کتاب ''الحاصل والمحصول'' جو کہ بیس جلدوں پر مشتمل تھی ایک فقیہہ کے کہنے پر لکھی۔ بوعلی سی نا کی اصل شہرت کا سبب ان کی دو کتابیں ہیں (i) القانون فی الطب (ii) کتاب الشفاء۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: بوعلی سینا کا نام کیا تھا؟

جواب: بوعلی سینا کا نام شیخ حسین بن عبداللہ بن علی سینا تھا۔

ii: بوعلی سینا کس وجہ سے مشہور ہوئے؟

جواب: بوعلی سینا اپنی دو کتابوں القانون فی الطب اور کتاب الشفاء کی تصنیف کی وجہ سے مشہور ہوئے۔

iii: بوعلی سینا نے کن اساتذہ سے علم وفن کی تعلیم حاصل کی۔

جواب: بوعلی سینا نے علم وفن کی تعلیم ابوعبداللہ ناتلی سے حاصل کی۔

iv: بوعلی سینا نے کس مرض میں وفات پائی؟

جواب: بوعلی سینا نے قولنج کے مرض میں وفات پائی۔

Scanned with CamScanner

:v بوعلی سینا نے کس بادشاہ کا علاج کیا؟

جواب: بوعلی سینا نے سلطان نوح بن منصور ساسانی کا علاج کیا۔

:vi **بوعلی سینا کی دو مشہور کتابوں کے نام لکھیں؟**

جواب: القانون فی الطب اور کتاب الشفاء۔

:vii **القانون فی الطب کس علم کی کتاب ہے؟**

جواب: یہ میڈیکل سے متعلقہ کتاب ہے۔

:viii **کتاب الشفاء کا موضوع کیا ہے؟**

جواب: کتاب الشفاء میں علم کیمیا پر مشاہدات، تجربات اور نظریات بیان کیے ہیں۔

سوال 3: خالی جگہ پر کریں۔

-i بوعلی سینا ایک نامور حکیم ماہر کیمیا وطبعیات تھے۔

-ii ان کے نام کے ساتھ سینا کا جزو ان کے آباء واجداد کے نام پر تھا۔

-iii سولہ برس کی عمر میں وہ بہت زیادہ علم حاصل کر چکے تھے۔

-iv بوعلی سینا نے ریاضی دان محمود مساح سے علم ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔

-v فلسفہ کے بعد بوعلی سینا نے علم طب کی طرف توجہ دی۔

-vi علم فقہ کے مطالعہ کے وقت ان کی عمر صرف سولہ برس تھی۔

-vii کسی بھی قسم کے مسئلہ کے حل کے لیے بوعلی سینا نماز کے بعد دعا مانگتے۔

-viii بوعلی سینا نے علم وعروض پر کتاب اپنے ہمسائے کے کہنے پر لکھی۔

-ix بوعلی سینا ک کتب کی تعداد سو کے قریب ہے۔

-x بوعلی سیناک کتب القانون فی الطب صدیوں تک یورپ میں پڑھائی جاتی رہی۔

سوال 4: درج ذیل کے مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

-i بوعلی سینا کا اصل نام تھا۔

(ا) احمد (ب) حسین ✓

(ج) علی (د) حسن

-ii ابوعبداللہ ناتلی ایک تھا۔

(ا) فقیہ (ب) مفسر

(ج) محدث (د) فلسفی ✓

-iii نوح بن منصور کا علاج کیا۔

✓ (ا) بوعلی سینا نے (ب) فارابی نے

(ج) ابوعبداللہ ناتلی نے (د) کندی نے

-iv الحاصل والمحصول کا تعلق ______ سے ہے۔

(ا) حدیث سے (ب) تفسیر سے

(ج) فلسفہ سے (د) فقہ سے ✓

-v "کسی بھی دھات کو کیمیاوی عمل کے ذریعے سونے میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا" کا نظریہ ہے۔

✓ (ا) بوعلی سینا (ب) فارابی

(ج) ارسطو (د) جابر بن حیان

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سوال 1: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

:i **شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔**

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام احمد تھا۔ ولی اللہ کا خطاب انہیں والد گرامی کی طرف سے ملا۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم تھا۔ وہ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ شاہ ولی اللہ 21 فروری 1702ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ وہ اس قدر ذہین اور محنتی طالب علم تھے کہ اپنی تعلیم کے اختتام کے فوراً بعد مدرسہ رحیمیہ میں مدرس ہو گئے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد مدرسہ رحیمیہ میں ہی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔

:ii **شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی اور آپ نے کون سی دینی خدمات انجام دیں۔**

جواب: ابتدائی تعلیم اپنے والے شاہ عبدالرحیم سے حاصل کی۔

دینی خدمات: تصنیف وتالیف کتب:

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زیادہ تر کتب عربی اور فارسی زبانوں میں تصنیف کیں تا کہ پڑھے لکھے لوگ انہیں سمجھیں اور آگے پھیلا سکیں اور عام لوگوں میں بھی انہیں مقبول بنائیں۔ انہوں نے ایک استاد اور معلم کی حیثیت سے اپنا پیغام پرامن طریقے سے پھیلایا۔ انہوں نے تقریباً پچاس کے قریب کتب لکھیں۔

کتب کی تصنیف کے ساتھ ساتھ انہوں نے علماء کی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ اور دہلی میں اپنے مدرسہ کی چند اور شاخیں کھولیں۔ اس طرح سے ان کے تصورات اور تعلیمات کے لیے نشرو اشاعت کی راہیں مزید ہموار ہوتی چلی گئیں۔

:iii **شاہ ولی اللہ کی سیاسی خدمات کو تفصیل سے لکھیں۔**

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی غلبہ کی تنزلی سے

Scanned with CamScanner

بہت سے مسلم رہنماؤں کو اصلاح معاشرہ کی طرف راغب کیا۔ وہ شخصیت جس نے پہلے پہل مسلمانوں کی قوت کو تباہی کے اسباب کی طرف توجہ دلائی وہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی۔ وہ ایک تعمیری سوچ رکھنے والے مفکر تھے۔ ان کے خیال کے مطابق کسی قوم کے تعمیر نو کے لیے حکومت ایک لازمی ذریعہ ہے۔

اپنی زندگی کے دوران شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ مسلم معاشرے کے اندر روح پھونکنے یا مغل سلطنت کو تباہی سے بچانے کی بھرپور کوشش کی۔ مسلمان احمد شاہ ابدالی اور نجیب الدولہ کی سربراہی میں مرہٹوں پر قیامت بن کر ٹوٹے۔

آپ کی تعلیمات نے برصغیر میں موجود خطرات کے ساتھ ساتھ مستقبل میں آنے والے خطرات سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا۔ مسلم معاشرے پر آنے والے خطرات کا احساس دلانے کے لیے انہوں نے احمد شاہ ابدالی کو لکھا۔

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: ان کا نام احمد تھا۔

ii: شاہ ولی اللہ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: شاہ ولی 21 فروری 1703ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

iii: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس عمر میں مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس کا آغاز کیا؟

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ سال کی عمر میں مدرسہ رحیمیہ میں درس و تدریس کا آغاز کیا۔

iv: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجاز مقدس کتنا عرصہ قیام کیا اور کیوں؟

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً چودہ ماہ حجاز مقدس میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے قیام کیا۔

v: شاہ ولی اللہؒ نے نجیب الدولہ کو خط میں کیا لکھا؟

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نجیب الدولہ کو مرہٹوں اور جاٹوں کے خلاف جہاد کے لیے آمادہ کیا۔

vi: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کس زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا؟

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔

vii: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتابوں کے نام لکھیں۔

جواب: حجۃ البالغہ۔ خیر کثیر۔ المصفیٰ۔ تفہیمات الٰہیہ۔ قول جمیل۔ فیوض الحرمین۔

viii: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کن علوم کے عالم تھے؟

جواب: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ قرآن و حدیث کے علوم میں گہری سوچ رکھتے تھے۔

سوال 2: خالی جگہ پر کریں۔

i- شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم تھا۔

ii- شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک نے مسلمانوں کے اندر اصلاح معاشرہ کو جنم دیا۔

iii- شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں شیخ ابوطاہر بن ابراہیم کے پاس تعلیم و تربیت حاصل کی۔

iv- شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے زیادہ تر کتب عربی اور فارسی زبانوں میں تصنیف کیں۔

v- مدرسہ رحیمیہ کی چند ذیلی شاخیں دہلی میں کھولی گئیں۔

سوال 4: درج ذیل سوالات میں مناسب ترین جواب منتخب کریں۔

i- مغل سلطنت کو تباہی سے بچانے میں کامیاب نہ ہوئے۔

(ا) شاہ عبدالرحیم (ب) شاہ ولی اللہ ✓
(ج) شاہ نجیب الدولہ (د) شاہ عبدالقادر

ii- شاہ ولی اللہ کی وفات ہوئی۔

(ا) 1762ء ✓ (ب) 1763ء
(ج) 1764ء (د) 1765ء

iii- شاہ ولی اللہ کی مشہور کا کتاب نام ہے۔

(ا) مکاشفۃ القلوب (ب) کشف المحجوب
(ج) حجۃ اللہ البالغۃ ✓ (د) تنقیحات

iv- شاہ عبدالرحیم نے مدرسہ ____ کی بنیاد رکھی۔

(ا) نعیمیہ (ب) بخاریہ
(ج) سراجیہ (د) رحیمیہ ✓

v- شاہ ولی اللہ ایک عالم دین ____ تھے۔

(ا) واعظ (ب) مفکر ✓
(ج) قاضی (د) لیڈر

vi- برصغیر میں مسلم رہنماؤں کو اصلاح معاشرہ کی طرف راغب کیا۔

(ا) انگریزوں نے
(ب) اسلامی اقدار کی تنزلی نے
(ج) ہندوؤں کے سلوک نے
(د) سیاسی غلبہ کی تنزلی نے ✓

☆☆☆☆

Info Hub HRMS SIS SED

Scanned with CamScanner